نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے متعلق

تین کتابیں

(۱) اَلقَولُ الاَزہَر فی الاِقتِداءِ بِلاؤڈ اسپیکر

مصنف: شیر بیشہ سنت مولانا شاہ محمد حشمت علی خاں قادری، پیلی بھیتی

(۲) صِیانَۃُ الصَّلوٰتِ عَن حِیَلِ البِدْعَاتِ

مصنف: عبدالباقی محمد برہان الحق رضوی، جبل پوری

(۲) اَلتَّفصِیلُ الاَنوَرِ حُکمِ لاؤڈ اِسپیکر

مصنف: حافظ عمران قادری رضوی، مصطفوی

بحمدہٖ تبارکَ وتعالیٰ

کہ یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ محمدی فوج ظفر موج کا فتحمند رسالہ اس میں اس کا روشن ثبوت پیش کیا گیا ہے کہ وقت نماز لاؤڈا سپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز درست نہیں لاؤڈا سپیکر کی صدا پر تحریمہ باندھنے انتقالات کرنے والے کی نماز نہیں ہو گی۔

مسمیٰ بنام تاریخی

القول الازہر فی الاقتداء بلاؤڈاسپیکر

تصنیف لطیف

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلحضرت شیخ ملت مناظر اعظم بحر العلوم سیدنا وسندنا وکنزنا سیدی ومولائی مولانا المولوی المفتی الحافظ الحاج القاری الشاہ محمد حشمت علی خاں صاحب قادری الرضوی نور اللہ مرقدہ ورضی اللہ تعالی عنہ

مرتبہ

حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی محلہ منیر خاں، پیلی بھیت

ناشر

مرکز اہلسنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

نام کتاب: القول الازھر فی الاقتداء
بلاؤڈ اسپیکر

مرتب : حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی، پیلی بھیت شریف

باہتمام : کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی-٦
فون: 3243187

باردوم : ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۱ء

قیمت :

مطبوعہ : بھارت آفسیٹ پریس۔ دہلی

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز درست نہیں

حضور پرنور مرشد برحق حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت مخدوم اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت گلبن باغ رضویت حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ کا فتوی مبارکہ:

مرسلہ:- فقیر مرتب کتاب ہذا مورخہ یکم شعبان المعظم ۱۳۷۵ھ

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین ومفتیان شرع متین دامت برکاتہم العالیہ مسائل ہذا میں کہ (۱) گراموفون سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ عین آواز متکلم ہے یا نہیں (۲) آلۂ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) سے جو جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ عین آواز متکلم ہے یا نہیں (۳) لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہو تو امام اور مقتدیوں کی نماز ہوگی یا نہیں اگر نہیں تو کس بنا پر (۴) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو کس بنا پر نیز اذان واقامت اور خطبہ جمعہ و خطبہ عیدین لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔؟

الجواب:- (۱) نہیں۔ (۲) نہیں۔ (۳) امام کی نہ ہوگی جب کہ مائیکروفون میں وہ آواز پہنچاتا ہو جب امام کی نہ ہوگی تو مقتدیوں کی نہ ہوگی اور اگر آواز امام ڈالتا نہ ہو وہ ایسا آلہ ہو کہ خود آواز کو لے لیتا ہو تو دور کے مقتدی جن تک آواز امام نہیں پہنچتی وہ اس آلہ کی آواز پر انتقالات کرتے ہوں ان کی نہ ہوگی (۴) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں درست نہیں کہ ایک صورت میں امام اور مقتدی سب کی نماز کا مفسد ہوگا اور ایک صورت میں بعض مقتدیوں کی اذان واقامت و خطبہ کے وقت اس کے استعمال میں یہ حرج نہیں جو نماز میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ ۵/ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ

۷۸۶
۹۲

استفتاء

مسئلہ:- آمدہ ازدارالافتائے قادریہ نمبر ۲۳۶ کیولرے روڈ بنگلور

مسئولہ:- حضرت مولانا المکرم المفخم عبدالنبی الامی السید حیدر شاہ القادری المعروف پیر بھڑ والا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ آلہ نوایجاد جس کی عربی مکبر الصوت اور انگریزی لاؤڈ اسپیکر ہے جس کا استعمال مجالس و معابد نصاری میں مجمع کثیر کو آواز پہنچانے کی غرض سے ہوا کرتا ہے۔ اگر اہل اسلام پنجگانہ یا جمعہ و عیدین کے وقت مصلیوں کو آواز امام پہنچانے کے لیے اپنی مساجد و عیدگاہ میں نصب کریں اس کی آواز پر مصلی تکبیر تحریمہ وانتقالات و عیدین ادا کریں، قرأت و خطبہ سنیں جو قوت برقی سے اس آلہ کے ذریعہ ہوا میں ٹکراتی ہوئی غیر جنس سے ان کو پہنچی جسے تلاوت کا حکم نہیں جیسے آیات سجدہ ہوا صدائے گنبد و جبال، طوطی، فونوگراف، ٹیلیفون سے سننے پر سجدۂ تلاوت کا حکم نہ ہوا کہ وہ غیر جنس سے سننے میں آئی جو تلاوت نہیں، پس اس نماز کے لیے کیا حکم ہوگا، صحیح و درست ہے یا فاسد و تباہ اور یہ نوایجاد آلہ مساجد و عیدگاہ میں نصب کرنا من سن فی الاسلام سنة سیئة اور من احدث فی امرنا اور من عمل عملا لیس علیه امرنا اور کل بدعة ضلالة اور من تشبه بقوم میں اور جن تکلفات سے ہم مساجد میں منع کئے گئے ہیں یہ آلہ ان تکلفات سے ہے یا نہیں، منتظمین مساجد و عیدگاہ پر اس کے ارتکاب سے توبہ لازم ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

۷۸۶

الجــــــواب

وتوفیق الصدق والصواب من اللہ الملک الوہاب حضور پر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم فاضل بریلوی سیدنا اعلحضرت قبلہ مولانا شاہ عبدالمصطفی محمد احمد رضاخاں صاحب قادری برکاتی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا نے اپنے رسالۂ مبارکہ مسمی بنام تاریخی

"الکشف شافیا فی حکم فونوجرافیا" میں صوت وصدا کے متعلق اپنے ابحاث رائقہ و تحقیقات فائقہ سے چند امور روشن فرمائے۔ پہلے انھیں کا بیان کیا جائے کہ انھیں سے حکم مسئلہ رنگ ایضاح پائے۔ مقدمہ اول میں فرماتے ہیں نفعنا اللہ تعالی بعلومہ المبارکہ فی الدارین ورضی اللہ تعالی عنہ ایک جسم کا دوسرے جسم سے بقوت ملنا جسے قرع کہتے ہیں یا بہ سختی جدا ہونا کہ قلع کہلاتا ہے جس ملأ لطیف مثل ہوا یا آب میں واقع ہو، اس کے اجزائے مجاورہ میں ایک خاص تشکل و تکیف لاتا ہے اسی شکل و کیفیت مخصوصہ کا نام آواز ہے اس صورت قرع کی قرع سے کہ زبان و گلوئے متکلم وقت تکلم کی حرکت ہوائے دہن کو بجا کر اس میں اشکال حرفیہ پیدا کرتی ہے۔ یہاں وہ کیفیت مخصوصہ اس صورت خاصہ کلام پر بنتی ہے جسے قدرت کاملہ نے اپنے ناطق بندوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ یہ ہوائے اول یعنی جس پر ابتداءً وہ قرع و قلع واقع ہوا جیسے صورت کلام میں ہوائے دہن متکلم اگر بعینہ ہوائے گوش سامع ہوتی تو یہیں وہ آواز سننے میں آجاتی مگر ایسا نہیں لہذا حکیم عزت حکمتہ نے اس آواز کو گوش سامع تک پہنچانے یعنی ان تشکلات کو اس کی ہوائے گوش میں بنانے کے لیے سلسلۂ تموج قائم فرمایا، ظاہر ہے کہ ایسے نرم و تر اجسام میں تحریک سے موج بنتی ہے جیسے تالاب میں کوئی پتھر ڈالے یہ اپنے مجاور اجزائے آب کو حرکت دے گا وہ اپنے متصل کو وہ اپنے مقارب کو جہاں تک کہ اس تحریک کی قوت اور اس پانی کی لطافت اقتضا کرے، یہی حالت بلکہ اس سے بہت زائد ہوا میں ہے کہ وہ لینت و رطوبت میں پانی سے کہیں زیادہ ہے لہذا قرع اول سے کہ ہوائے اول متحرک متشکل ہوئی تھی اس کی جنبش نے برابر والی ہوا کو قرع کیا اس سے وہی اشکال ہوائے دوئم میں بنیں اس کی حرکت نے متصل کی ہوا کو دھکا دیا اب اس ہوائے سوم میں مرتسم ہوئیں یونہی ہوا کے حصہ بروجہ تموج ایک دوسرے کو قرع کرتے اور بوجہ قرع وہی اشکال سب میں بنتے چلے گئے یہاں تک کہ سوراخ گوش میں جو ایک پٹھا بچھا اور پردہ کھنچا ہے یہ موجی سلسلہ اس تک پہنچا اور وہاں کی ہوائے متصل نے مشکل ہو کر اس پٹھے کو بجایا، یہاں بھی بوجہ جوف ہوا بھری ہے اس قرع نے اس میں بھی وہی اشکال و کیفیات جن کا نام آواز تھا پیدا کیں اور اس ذریعہ سے لوح مشترک میں مرتسم ہو کر نفس ناطقہ کے سامنے حاضر ہوئیں اور محض باذن اللہ تعالی ادراک سمعی حاصل ہوا۔ الحاصل ہر شئی کا سبب حقیقی ارادۃ اللہ ہے، بے

اس کے ارادے کے کچھ ممکن نہیں، وہ ارادہ فرمائے تو اصلا کسی سبب کی حاجت نہیں مگر عالم اسباب میں حدوث آواز کا سبب عادی بہ قرع و قلع ہے اور اس کے سننے کا وہ تموج و تجدد قرع و طبع تا ہوائے جوف سمع ہے متحرک اول کے قلع سے ملا مجاور میں شکل و کیفیت مخصوصہ بنی تھی کہ شکل حرفی ہوئی تو وہی الفاظ و کلمات تھے نہ اور قسم کی آواز اس کے ساتھ قرع نے بوجہ لطافت اس مجاور کو جنبش بھی دی، اس کی جنبش نے اپنے متصل کو قرع کیا اور وہی ٹھپا کہ یہاں اس میں بنا تھا اس میں اتر گیا یوں ہی آواز کی کاپیاں ہوتی چلی گئیں، اگرچہ جتنا فصل بڑھتا اور وسائط زیادہ ہوتے جاتے ہیں، تموج و قرع میں ضعف آتا جاتا ہے اور ٹھپا ہلکا پڑتا جاتا ہے۔ لہذا دور کی آواز کم سنائی دیتی ہے اور حروف صاف سمجھ میں نہیں آتے یہاں تک کہ ایک حد پر تموج کہ موجب قرع آئندہ تھا ختم ہو جاتا ہے اور عدم قرع سے اس شکل کی کاپی برابر والی ہوا میں نہیں اترتی، آواز یہیں تک ختم ہو جاتی ہے۔ یہ تموج ایک مخروطی شکل پر پیدا ہوتا ہے جس کا قاعدہ اس متحرک و محرک اول کی طرف ہے اور راس اس کے تمام اطراف مقابلہ میں جس طرح زمین سے مخروط ظلی اور آنکھ سے مخروط شعاعی نہیں۔ نہیں بلکہ جس طرح آفتاب سے مخروط نوری نکلتا ہے کہ ہر جانب ایک مخروط ہوتا ہے بخلاف مخروط ظلی کے کہ مقابل جرم معتم اور بخلاف مخروط شعاع بصر کے کہ تنہا سمت مواجہ میں بنتا ہے، ان مخروطات تموج ہوائی کے اندر جو کان واقع ہوں ایک ایک ٹھپا سب تک پہنچے گا سب اس آواز کو سنیں گے پٹھوں کی تعداد سے آواز متعدد نہ سمجھی جائے گی یہ کوئی نہ کہے گا کہ ہزار آوازیں تھیں کہ ان ہزار اشخاص نے سنیں بلکہ یہی کہیں گے کہ وہی ایک آواز سب کے سننے میں آئی، اس تقریر سے بحمد للہ تعالی منکشف ہو گیا، (۱) آواز اس شکل و کیفیت کا نام ہے کہ ہوا یا پانی وغیرہ جسم نرم تریں قرع یا قلع سے پیدا ہوئی (۲) اس کا اور تمام حوادث کا سبب حقیقی محض ارادہ الٰہی ہے، دوسری چیز اصلا نہ موثر نہ موقوف علیہ اور آواز کا ظاہر و عادی سبب قریب قلع و قرع ہے (۳) سننے کا سبب ہوائے گوش کا متشکل بہ شکل آواز ہوتا ہے اور اس کے تشکل کا سبب ہوائے خارج متشکل کا اسے قرع کرنا اور اس قرع کا سبب بذریعہ تموج حرکت کا وہاں تک پہنچنا (۴) ذریعہ حدوث قرع قلع ہیں اور وہ آتے ہیں حادث ہوتے ہیں ختم ہو جاتے ہیں اور وہ شکل و کیفیت جس کا نام آواز ہے باقی رہتی ہے تو وہ معدات ہیں جن کا

معطول کے ساتھ رہنا ضروری نہیں، (۵) آواز ضرور کان سے باہر بھی موجود ہے بلکہ باہر ہی سے منتقل ہوتی کان تک پہنچتی ہے۔ (۶) وہ آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملا متکیف کی صفت ہے ہوا ہو یا پانی وغیرہ آواز کنندہ کی حرکت قرعی و قلعی سے پیدا ہوتی ہے ولہذا اس کی طرف اضافت کی جاتی ہے (۷) جبکہ وہ آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملا متکیف سے قائم ہے تو اس کی موت کے بعد بھی باقی رہ سکتی ہے، (۸) انقطاع تموج انعدام سماع کا باعث ہو سکتا ہے کہ کان تک اس کا پہنچنا بذریعہ تموج ہی ہوتا ہے نہ انعدام صوت کا بلکہ جب تک وہ تشکل باقی ہے صوت باقی ہے، (۹) دوبارہ تموج ہو تو اس سے تجدید سماع ہوگی نہ کہ آواز دوسری پیدا ہوئی جب کہ تشکل وہی باقی ہے، وحدت آواز وحلت نوعی ہے کہ تمام امثال متحدہ میں وہی ایک آواز مانی جاتی ہے ورنہ آواز کا شخص اول کہ مثلاً ہوائے دہن متکلم میں پیدا ہو کبھی ہمیں مسموع نہیں ہوتا اس کی کاپیاں ہی چھپتی ہوئی ہمارے کان تک پہنچتی ہیں اور اس کو آواز کا سننا کہا جاتا ہے۔ انتھی ملخصا۔ مقدمہ ثانیہ میں فرماتے ہیں قدسنا اللہ تعالی باسرارہ القدسیہ، گنبد کے اندر یا پہاڑ یا چکنی گچ کردہ دیوار کے پاس اور کبھی صحرا میں بھی خود اپنی آواز پلٹ کر دوبارہ سنائی دیتی ہے جسے عربی میں صدا کہتے ہیں ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ اس کے سننے سے بھی سجدہ واجب نہیں نہ خود قاری پر نہ سامع اول پر جس نے تلاوت سن کر دوبارہ یہ گونج سنی نہ نئے پر جس نے پہلی تلاوت نہ سنی یہ صدا ہی سنی کہ حکم مطلق ہے۔ تنویر ودُر میں ہے لاتجب بسماعه من الصدی۔[1]

بحر الرائق میں ہے تجب علی المحدث والجنب وکذ تجب علی السامع بتلاوة هولاء الاالمجنون لعدم اهلیته لانعدام التمیز کالسماع من الصدی کذافی البدائع والصدی مایعارض الصوت فی الاماکن الخالیة۔[2]

اب صدا میں علماء مختلف ہیں کہ صدا اس تموج اول سے پلٹتی ہے یا گنبد وغیرہ کی ٹھیس سے وہ تموج زائل ہو کر تموج تازہ اس کیفیت سے متکیف ہو کر ہم تک آتا ہے مواقف ومقاصد اور ان کی شروح میں ثانی کو ظاہر بتایا پھر اس ثانی کے بیان میں عبارات مختلف ہیں بعض اس طرح جاتے کہ پلٹی وہی ہوا ہے مگر اس میں تموج نیا ہے یہی ظاہر شرح مواقف وطوالع وبعض شروح طوالع ہے، بعض تصریح کرتے ہیں کہ ہوا ہی دوسری اس کیفیت سے

---

[1] جلد دوم ص ۵۸۳، مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند، [2] جلد دوم ص ۱۱۹ مطبوعہ کوئٹہ۔ امجدی

متکیف ہو کر آتی ہے۔ یہ نص مواقف ومقاصد وشروح ہے مطالع الانظار کی عبارت پر پھر محتمل ہے ولہذا ہم نے یہ مضمون ایسے الفاظ میں ادا کیا کہ دونوں معنی پیدا کرے۔ اقول برتقدیر ثانی ظاہر وہی معنی ثانی ہے کہ راجع ہوائے ثانی ہے اولا صدمہ جبل نے اگر ہوائے اول کو روک لیا اس کا تموج دور کر دیا تو دوبارہ اس میں تموج کہاں سے آیا وہ تصادم تو اس کا مسکن ٹھہرا (نہ محرک) ثانیا اثر قرع دو تھے تحرک و تشکل جو صدمہ تحرک سے روک دے گا تشکل کب رہنے دے گا جو نقش بر آب سے نہایت جلد مٹنے والا ہے۔ پانی کو جنبش دینے سے جو شکل اس میں پیدا ہوتی ہے اس کے ساکن ہوتے ہی معاً جاتی رہتی ہے اور جب وہ تشکل جاتا رہا ہے تو اب اگر کسی محرک سے پلٹے گی بھی تو اشکال حرفیہ کہاں سے لائے گی کہ وہ تحریک غیر ناطق سے عادۃً ناممکن ہیں تو اس قول ثانی کی صحیح وصاف تعبیر وہی ہے جو مواقف ومقاصد میں فرمائی۔ یعنی مثلاً مقاومت جبل سے یہ ہوا تو رک گئی مگر اس کا دھکا وہاں کی ہوا کو لگا اور اس کے قرع سے اس میں تشکل و تحرک آیا آواز کا ٹھپا اس میں سے اتر گیا اور یہ رک گئی کہ اس میں نہ تحرک رہا نہ تشکل۔ بہر حال اتنا یقینی ہے کہ آواز وہی آواز متکلم ہے خواہ پہلی ہی ہوا اسے لیے ہوئے پلٹ آئی یا اس کے قرع سے آواز کی کاپی دوسری میں اتر گئی اور وہ لائی مگر شرع مطہر نے اس کے سننے سے سجدہ واجب نہ فرمایا، اقول ثانی پر یہ کہنا ہو گا کہ سمع میں ایجاب سجدہ کے لیے اسی تموج اول سے وقوع سمع لازم ہے اور قول اول پر یہ قید بڑھانی واجب ہو گی کہ وہ تموج محض اسی طاقت کا سلسلہ ہو جو تحریک گلو وزبان ثانی نے پیدا کی تھی، پلٹنے میں وہ تنہا نہ رہی بلکہ تصادم کی قوت دافعہ بھی شریک ہو گئی۔ انتھی ملخصاً۔ اب کہ صوت وصدا دونوں کی حقیقت ان کے حدوث کی کیفیت ان کے احکام کی تفصیل باوضاحت معلوم ہو گئی تو اس آلہ لاؤڈ اسپیکر کی طرف چلئے یہ بھی اسی مصادمت صوت کی اصل پر بنایا گیا ہے کہ جو آواز اس میں پہنچے آلہ اس کے ساتھ مقاومت کر کے اس میں گونج پیدا کر کے دور تک پہنچائے۔ گنبد کی گونج اور اس آلہ سے سنی ہوئی آواز دونوں صدا ہونے میں برابر ہیں فرق اسی قدر ہے کہ عموماً گنبدوں میں جو گونج پیدا ہوتی ہے وہ گنبد کے اندر ہر طرف پھیل جاتی ہے اور یہ آلہ اس گونج کو مقید ومحفوظ کر لیتا ہے جس کو لاؤڈ اسپیکر تک مقید ومحفوظ صورت میں برقی رو پہنچا دیتی ہے اور وہی گونج لاؤڈ اسپیکروں سے خارج ہو کر سنائی دیتی ہے اسی

تقید و تحفظ کے سبب لاؤڈا سپیکر کے اس حصے سے جس کے مقابل تلاوت یا گفتگو کی جاتی ہے، اگر آلہ بہت عمدہ ہو تو بہت خفیف گونج کی صورت میں صدا سنائی دیتی ہے اور اگر آلہ خراب ہو تو نہایت ہی بھیانک اور مکروہ آواز کی شکل پر وہ گونج سننے میں آتی ہے۔ایک آواز تو خود تالی یا متکلم اپنی تلاوت یا گفتگو کی اپنے کان سے سن رہا ہے، اگر آلہ مکبر الصوت سے سنائی دینے والی آواز صدا نہیں تو تالی یا متکلم خود اپنی آواز کے علاوہ یہ دوسری صدا گونج کی شکل میں کیسے سن رہا ہے؟اگر کسی لاؤڈا سپیکر کا منھ خود تالی یا متکلم کے کان کے مقابل اس کے قریب کر دیا جائے تو وہ بالکل اسی طرح اپنی آواز کی صدائے بازگشت اپنی آواز سے علاحدہ متمیز طور پر سنے گا جس طرح گنبد میں اپنی آواز کی صدا کو اپنی آواز سے علاحدہ متمیز طور پر سنتا ہے اس کی صدا کا اصل صوت سے علاحدہ متمیز ہو کر مسموع ہونا ہے،اس کے صدا ہونے کا بین ثبوت ہے کہ تالی یا متکلم اپنی اصل صوت تو اپنے کان سے سن چکا اس کی زبان و گلو کی تحریک نے ہوا میں جو تموج و تحرک و تشکل کا سلسلہ پیدا کر دیا تھا۔اور اسی سلسلہ کی ایک کاپی خود اس کے ہوائے گوش میں مرتسم ہو کر حس مشترک کے ذریعہ نفس ناطقہ کو مدرک و مسموع ہو چکی پھر بغیر کسی مصادمت و مقاومت کے اس سلسلے تموج کا دوبارہ اسی طرف واپس آنا کیا معنی رکھتا ہے تو یہ نہیں ہے مگر صدا۔

رہا یہ شبہ کے صدائے گنبد اپنی اصل صوت سے مختلف ہوتی ہے لیکن لاؤڈا سپیکر کی صدا اصل صوت کے مثل ہوتی ہے تو اولا صدائے آلہ بھی یونہی اصل صوت سے ضرور فی الجملہ مختلف ہوتی ہے اگر چہ آلہ کی عمدگی کے سبب اختلاف بہت کم محسوس ہوا اور اگر آلہ خراب ہوا پھر تو مائیکرو فون بالکل مکروہ فون ہی ہو جاتا ہے۔ثانیا صدائے گنبد کا بھی اپنی اصل صورت سے اختلاف محسوس ہونا ضروری نہیں، بیجاپور کا مشہور گول گنبد بہت زائد وسیع و بلند و فراخ ہے،اس میں یہ صفت اب تک مشاہد ہے کہ اگر گنبد کے اندر دو شخص ایک دوسرے سے قطر بھر کے فاصلے پر دیوار گنبد کے پاس بیٹھ کر بہت ہی آہستہ آواز کے ساتھ باہم گفتگو کریں تو ہر ایک شخص دیوار گنبد سے کان لگا کر دوسرے کی گفتگو بخوبی سنتا ہے اور دیوار گنبد سے جو صدا مسموع ہوتی ہے اس کا اصل صوت سے کچھ بھی اختلاف محسوس نہیں ہوتا۔بعینہ اصل متکلم کی آواز معلوم ہوتی ہے بلکہ جو خوبی سلطان ابراہیم عادل شاہ کے

مزار کے اس گول گنبد میں ہے وہ ابتک کسی بہتر سے بہترین لاؤڈاسپیکر میں پیدانہ ہو سکی، سینکڑوں برس کاایک پراناگنبد جس میں برتی رو بھی نہیں اوراس میں دو آدمی ایک دوسرے سے پورے قطر بھر کے فاصلے پر جو تقریباسو گز ہو گا بیٹھ کراس طرح آہستہ بات چیت کرتے ہیں جس کو سر گوشی کہا جاتا ہے۔ ہماری اس تقریر سے واضح ولائح ہو گیا کہ صدائے لاؤڈاسپیکر در حقیقت صداہی ہے تواس آلہ سے سنی ہوئی آواز اگرچہ وہی اصل متکلم کی آواز ہے خواہ پہلی ہی ہو تواسے لیے ہوئے پلٹ آئی یااس آواز کی کاپی دوسری میں اتر گئی اور وہ لائی مگر بحکم شریعت مطہرہ اس کے سننے سے سجدہ واجب نہیں، قول ثانی پر یہ کہنا ہو گا کہ سماع سے ایجاب سجدہ کے لیے اسی تموج اول سے وقوع سماع لازم ہے اور یہاں اس آلے کی ٹھیس سے ہواکاوہ تموج اول زائل ہو کر تموج تازہ اس کیفیت سے متکیف ہم تک آتا ہے اور قول اول پر یہ قید بڑھانی واجب ہو گی کہ وہ تموج محض اس طاقت کا سلسلہ ہو جو تحریک گلوو زبان تالی نے پیدا کی تھی، پلٹنے میں تنہانہ رہی بلکہ آلے کی مصادمت کی قوت دافعہ بھی شریک ہو گئی۔ جب بحکم فقہ صداسے آیت سجدہ سننا واجب نہیں کرتا تواس کا اتباع کر کے اقتداء کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔ جو لوگ محض اس آلہ ہی سے تکبیر تحریمہ سن کر اسی کو امام کی آواز سمجھ کر تحریمہ باندھیں گے ان کی نمازیں باطل اور جو لوگ امام کی تکبیر تحریمہ پر علاوہ اس آلے کے کسی اور ذریعہ سے اطلاع پاکر تحریمہ باندھ چکے مگر تکبیرات انتقالات یا تکبیرات واجبہ کواس آلے سے سن کر انھیں کوامام کی تکبیرات تصور کر کے ان کا اتباع کریں گے ان کی نمازیں فاسد ہوں گی۔ بالجملہ اس آلے کے متعلق اس فقیر کفش بردار علمائے اہلسنت غفرلہ بہم کے نزدیک حکم شرعی یہی ہے کہ عین نماز میں اس کا استعمال کرنا عوام مسلمین کی نمازوں کے بطلان وفساد کا سبب ہو گا گناہ حرام ہے۔ جن منتظمین مساجد وعید گاہ نے ایسا کیاان پر توبہ فرض ہے۔ شریعت مطہرہ نے مقتدیوں پر نفس قرأت کا صرف سنناہی فرض نہیں کیا بلکہ امام کی آواز مقتدی تک نہ پہنچے یانماز سری ہو تو مقتدیوں کے لیے انصات یعنی خاموش رہنے کواستماع یعنی سننے کا قائم مقام ٹھہرایااوراس کو بھی فرض ہی فرمایایا تحریمہ وانتقالات امام پر مقتدیوں کواطلاع دینے کے لیے شریعت مطہرہ نے مبلغین مقرر فرمائے ہیں جن کو عرف عوام میں مکبرین کہتے ہیں تو نیچریوں آزاد خیالوں نئی روشنی کے پرانے نمک حلالوں

کی طرف سے نماز میں اس آلے کی جو ضرورت بتائی جا سکتی ہے وہ بذریعہ مبلغین شرعی طریقے پر پوری ہو جاتی ہے اور مبلغین کی آوازوں سن کر کسی عامی کو بھی یہ اشتباہ نہیں ہو تا کہ یہ امام کی آواز ہے نہ کوئی ان مبلغین کا اتباع کرتا ہے بلکہ مقتدیوں نے جس امام کی اقتدا کی ہے ان تکبیرات مبلغین سے اپنے اس امام کا انتقالات پر اطلاع پا کر اسی کا اتباع کرتے ہیں اور اگر بالفرض کوئی مقتدی اپنی ناواقفی کی بنا پر کسی مبلغ ہی کا اتباع کرے تو وہ مبلغ اس مقتدی کا اسی نماز میں شریک اور اسی کے امام کا مقتدی تو من لم یدخل فی الصلوۃ کی اقتدا نہ ہوئی فافهم ۲امنہ۔ لہذا وقت نماز اس آلے کے استعمال سے احتراز لازم و ضروری ہے اور وقت خطبہ اس آلے کا استعمال نہ کرنا اچھا ہے شرع مطہر نے خطبے کا مقصود اصلی ذکر الٰہی بتایا فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ اور خطبے کا صرف سننا ہی فرض نہیں ٹھہرایا کہ خطبے کے متعلق قرآن پاک میں فاسعوا ذکر اللہ نہ آیا بلکہ اگر مقتدی اس قدر فاصلے پر ہو کہ خطیب کی آواز نہ پہنچ سکے تو بھی اس پر خاموش رہنا فرض فرمایا اور فقہ حنیف نے اس انصات پر بھی قائم مقام استماع ہونے کا حکم سنایا تو خطبہ میں بھی یہ آلہ بے ضرورت ٹھہرا اور خطبہ اگرچہ نماز نہیں لیکن نماز کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے لہذا وقت خطبہ اس نوایجاد آلے کے استعمال سے اجتناب و احتراز ہی بہتر ہے۔

خطبے کا مقصود اصلی ذکر الٰہی دور فاصلے پر جگہ پانے والے مقتدی کو بھی قلبی طور پر محض انصات ہی سے حاصل ہے اور وہ اپنے حضور جسمی کے ساتھ احترام خطبہ و امتثال حکم شرعی کے لیے خاموش بیٹھ کر بھی فاسعوا الی ذکر اللہ پر عمل کرنے والوں میں داخل، البتہ وعظ کی مجلسوں میں اس کا استعمال مضائقہ نہیں رکھتا کہ وعظ کا مقصود اصلی تبلیغ و تعلیم و تذکیر و تفہیم ہے جو بغیر سنے محض انصات سے حاصل نہیں ہوتا۔

علامہ سید محمد امین المعروف بابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں: [1]

المبلغ اذاقصد التبليغ فقط خالياً عن قصد الاحرام فلاصلاة له ولالمن يصلي بتبليغه في هذه الحالة لانه اقتدى بمن لم يدخل في الصلاة فان قصد بتكبيره الاحرام مع التبليغ للمصلين فذلك هوالمقصود منه شرعا

[1] جلد دوم ص ۱۷۱، مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند۔ امجدی

كذافي فتاوى الشيخ محمد بن محمد الغزى الملقب بشيخ الشيوخ ووجهه ان تكبيرة الافتتاح شرط اوركن فلابد فى تحقيقهامن قصد الاحرام اى الدخول فى الصلاة واما التسميع من الامام والتحميد من المبلغ وتكبيرات الانتقالات منهما اذاقصد بماذكر الاعلام فقط فل افساد للصلاة كذافى" القول التبليغ فى حكم التبليغ" للسيد احمد الحموى واقره السيد محمد ابوالسعود فى حواشى مسكين والفرق ان قصد الاعلام غير مفسد كمالوسبح ليعلم غيره انه فى الصلاة ولما كان المطلوب هوالتكبير على قصدالذكروالاعلام فاذامحض قصد الاعلام فكانه لم يذكروعدم الذكر فى غير التحريمة غير مفسد وقد اشبعنا الكلام على هذه المسئلة فى رسالتنا المسمّاة (تنبيه ذوى الافهام على حكم التبليغ خلف الامام)

تصدیقاتِ علمائے کرام

● تصدیق حضور پر نور حامیٔ سنت ماحی بدعت سیدی مرشدی و مولائی حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد ضیاء الدین صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف

۷۸۶/۹۲ بیشک لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر افعال نماز بجالانا اور اسی سے تکبیر تحریمہ کی صدا سنکر نماز میں داخل ہونا اسکی اقتدا ہوئی جس کی اس میں صلاحیت ہی نہ تھی تو نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے جن مصلیوں نے اس کی صدا پر تحریمہ باندھا ان سب کی نماز فاسد ہوئی اس آلے کا مسجد میں لاکر مبلغین و مکمرین کا اس سے کام لینا تمام نمازیوں کی (جنھوں نے اس کی صدا پر تکبیر تحریمہ باندھا) نمازوں کا تباہ و برباد کرنا ہوا جو سخت تر معصیت ہے اس مسئلہ میں مجیب علامہ کاشانی سے استناد درست و صحیح ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ان کو جزائے خیر بخشے۔

ابو المساکن محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی عفی عنہ

● تصدیق عالم ذی شان حضور پر نور علمبر دار شریعت آفتاب ہدایت ماہتاب طریقت نور معرفت و حقیقت حضرت بابرکت بالادرجت والا منزلت حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت سیدی وسندی و مولائی مولانا مولوی مفتی شاہ سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی دامت فیوضہم الاقدس

كذلك الجواب:- واللّٰہ ورسوله اعلم فقیر ابوالمحامد سید محمد غفرلہ اشرفی جیلانی

● تصدیقات علماء کرام و مفتیان ذوی الاحترام دارالعلوم مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی. جی صاحبہ مرحومہ بریلی شریف

الجواب هو الجواب:- واللّٰہ تعالى اعلم بالصواب

الحمد للّٰہ حضرت علامہ شیر بیشہ اہلسنت نے دور حاضرہ کے اہم مسئلہ کا حل فرمادیا جس میں علماء کے قلم سے لغزش کا اندیشہ تھا۔ مسئلہ کو واضح و روشن فرماکر مسلمانان اہلسنت پر احسان عظیم فرمایا۔ دعا ہے کہ مولی تعالی ان کو فردوس اعلی میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ثناء اللہ الاعظمی غفرلہ خادم درجۃ الحدیث مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی. جی بریلی

ما قال الفاضل العلامۃ المحقق شیر بیشہ سنت فھو صحیح رجیح دعاہانہ مجیب الاسلام نسیم اعظمی مدرس جامعہ رضویہ مظہر اسلام۔ بریلی

الجواب صحیحٌ والمصیب۔

مظفر حسین رضوی مدرس مظہر اسلام مسجد بی. جی صاحبہ۔ بریلی

● تصدیق حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت تاج الشریعت رفیع الدرجۃ حضرت بابرکت والا مرتبت بالادرجت جناب استاد الاساتذہ مولانا مفتی شاہ احسان علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مدرس دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

الجواب الجواب:- هو اعلم بالصواب۔

فقیر احسان علی عفی عنہ مظفرپوری مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی

۲۴ر صفر المظفر ۱۳۸۰ھ

● تصدیقات حضرات علماء کرام و مفتیان ذوی الاحترام مدرسہ اجمل العلوم سنبھل ضلع مراد آباد

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ محمد اجمل غفرلہ مفتی بلدہ سنبھل

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ بدیل احمد خاں اجملی حسن پور ضلع مراد آباد

الجواب صحیح۔ محمد حسن قادری غفرلہ مدرس مدرسہ اجمل العلوم سنبھل

الجواب صحیح۔ محمد آل حسن غفرلہ خادم افتاء مدرسہ عالیہ اسلامیہ سنبھل

● تصدیق حضور پر نور عالم ذی شاہ رہر وراہ شریعت آفتاب ہدایت علمبردار سنیت حضرت بابرکت بالا درجت والا منزلت حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ سید آل مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم القدسیہ صدر مرکزی آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء بمبئی

الجواب الجواب والمجیب لفاضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ مصیب مثاب۔
وانا الفقیر ابوالحسنین آل مصطفےٰ القادری البرکاتی خادم السجادہ العالیہ القادریہ البرکاتیہ فی المارھرۃ المطہرۃ بست ودوم صفر المظفر ۱۳۸۰ھ سہ شنبہ

● تصدیق حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ نظام الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف

الجواب صحیح۔
فقیر خواجہ غلام نظام الدین قادری خادم آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں

● تصدیقات حضرات علماء کرام و مفتیان ذوی الاحترام پیلی بھیت شریف

۷۸۶/۹۲ الجواب صحیح۔
نذیر احمد قادری پیلی بھیتی صدر مدرس مدرسہ آستانہ شیریہ پیلی بھیت شریف

الجواب صحیح ۔بیشک رسالہ مبارکہ "القول الازھر فی الاقتداء بلاؤڈ اسپیکر" مصنفہ حضرت شیر بیشۂ سنت علامہ زماں مظہر اعلحضرت مولانا مولوی مفتی حافظ حاجی قاری شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو دلائل رسائل مبارکہ مذکور میں تحریر فرمائے ہیں وہ حق و صحیح ہیں۔

فقیر محمد جعفر غفر لہ محلہ محمد واصل پیلی بھیت ۱۸ ر صفر المظفر ۱۳۸۰ھ جمعہ مبارکہ

قد اصاب فیما اجاب و علیہ الاجر و الثواب۔

فقیر محمد مشاہد رضا خاں رضوی حشمتی عفی عنہ

۷۸۶/۹۲ جواب صحیح ہے۔ محمد شمس الدین صدیقی بستوی محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

۷۸۶/۹۲ فقیر اس رسالہ مبارکہ کی تصدیق پہلے ہی کر چکا ہے بہترین رسالہ ہے مولا تعالیٰ مجیب صاحب کو بہتر جزا عطا فرمائے آمین۔ محمد وجیہ الدین قادری رضوی امانی غازی پوری غفر لہ آستانہ ضیائیہ پیلی بھیت

● تصدیق حضرت حامئ سنت ماحئ بدعت جناب مولانا مولوی مفتی حافظ قاری شاہ محبوب علی خاں دامت برکاتہم العالیہ خطیب و امام جامع مسجد اہلسنت مدن پورہ بمبئی۔ ۸

۷۸۶/۹۲ الجواب ھو الصواب۔ فقیر ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفر لہ خطیب جامع مسجد اہلسنت مدنپورہ بمبئی۔ ۸

● تصدیق حضرت حامئ سنت ماحئ بدعت جناب مولانا مولوی مفتی شاہ محمد طیب صاحب دامت برکاتہم العالیہ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام

۷۸۶/۹۲ نعم المجیب و نعم الجواب واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

فقیر ابو طاہر محمد طیب قادری رضوی داناپوری غفر لہ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام ایم پی

● تصدیق حضرت حامئ سنت ماحئ بدعت جناب مولانا مولوی مفتی شاہ محمد باقر علی خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر مدرس مدرسہ اہلسنت بنارس

۷۸۶/۹۲ الجواب حق صحیح بلاریب۔ فقیر عبد الرسول محمد باقر علی خاں فاروقی الاشرفی غفر لہ صدر مدرس مدرسہ فاروقیہ اہلسنت بنارس

● تصدیق حضرت مولانا مولوی شاہ سید زاہد علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ فقیر سید زاہد علی غفر لہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور ۲۴ ر صفر المظفر ۱۳۸۰ھ

● تصدیق جناب مولانا سید انوار حسین صاحب دام ظلہم العالی شاہجہانپور

۸۶ھ/۹۲ الجواب صحیح۔ سید انوار حسین قادری رضوی شاہجہانپوری عفی عنہ

● تصدیق مولانا تراب علی صاحب کانپور دام ظلہم العالی

!! اصاب۔ تراب علی خطیب جامع مسجد چمن گنج کانپور

● تصدیق جناب مولانا محمد یعقوب صاحب دام ظلہم العالی دھانے پور

۸۶ھ/۹۲ نعم الجواب ھو الصواب واللہ ورسولہ اعلم۔

فقیر عبید الحشمت محمد یعقوب قادری رضوی حشمتی غفرلہ دھانے پور مقیم وارد حال مکان ۴۶، محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

● فتوی مبارکہ حضور پر نور مرشد برحق مخدوم اہلسنت شہزادہ اعلحضرت گلبن باغ رضویت حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب زیب سجادہ عالیہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ

۸۶ھ/۹۲ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز نہیں اگر مائیکروفون میں امام آواز ڈالے گا بے اس کے وہ آواز نہ لے گا تو اس عمل سے امام کی نماز جاتی رہے گی امام کی جائے گی تو مقتدیوں کی بھی جائے گی اور اگر ایسا لاؤڈ اسپیکر ہو کہ اس کے مائیکروفون میں آواز ڈالی نہ جاتی ہو۔ فرض کیجئے وہ خود لیتا ہو امام کے منہ کے سامنے نہ ہو قریب ایک طرف رکھا ہوا ہو، امام اس میں آواز نہ ڈال رہا ہو تو امام کی تو ہو جائے گی اور ان مقتدیوں کی بھی جو خود آواز سن کر اتباع امام کر رہے ہیں مگر دور دور کے وہ مقتدی جن تک امام کی آواز پہنچ ہی نہیں سکتی وہ لاؤڈ اسپیکر ہی کی آواز کا اتباع کر رہے ہیں ان کی نماز نہ ہو گی کہ لاؤڈ اسپیکر میں پہنچ کر امام کی آواز اس سے ٹکرا کر ختم ہو جاتی ہے جیسے گنبد میں بولنے والے کنوئیں میں بولنے والے کی آواز ختم ہو جاتی ہے، پانی اور گنبد کے اس ٹکراؤ سے اور آواز پیدا ہوتی ہے ویسے ہی لاؤڈ اسپیکر میں اور پیدا ہوتی ہے کئی بار ہم نے اسے خود محسوس کیا ہے، مقرر جو لفظ بولتا ہے ویسے ہی لاؤڈ اسپیکر سے اسی طرح سے ہے جیسے گنبد اور کنوئیں سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

فتوائے مبارکہ

صیانۃ الصلوٰت عن حیل البدعات

۱۳۹۰ھ

تصحیح و تصدیق و تقریظ شہزادۂ اعلیٰحضرت امام اہل سنت شیخ الاسلام مفتی اعظم مولانا الحاج الشاہ مصطفیٰ رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ

از

خلیفۂ اعلیٰحضرت حضرت علامہ مفتی عبدالباقی محمد برہان الحق قادری رضوی
(مفتیٔ اعظم مدھیہ پردیش)

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

نام کتاب : صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات (لاؤڈ اسپیکر پر اقتداء جائز نہیں)
۱۳۹۰ھ

تصحیح و تصدیق : شہزادہ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنف : خلیفۂ اعلیٰ حضرت برہان دین وملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق قادری رضوی قدس سرہ'

باہتمام : کتب خانہ امجدیہ
۴۲۵، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶ فون: ۳۲۴۳۱۸۷

بار دوم : ۱۴۲۱ء مطابق ۲۰۰۱ء

قیمت :

کمپوزنگ : لیزر پوائنٹ، دریاگنج، دہلی ۲

مطبوعہ : بھارت آفسٹ پریس، دہلی۔۶

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل پاکستان اور ہندوستان میں عام طور پر مسجدوں اور عید گاہوں میں عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض جگہ مسجدوں میں مستقل طور پر فٹ کر دیا گیا ہے اور ہر نماز میں اس سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض مسجدوں کے پیش امام عالم اور مفتی بھی ہیں اور لاؤڈ اسپیکر پر آزادی سے نماز پڑھاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور دوسرے اسلامی ملکوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

دریافت طلب یہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز ہے یا نہیں......؟ اور لاؤڈ اسپیکر پر اقتداء درست ہے یا نہیں ......؟ امید ہے کہ تفصیل کے ساتھ مسئلہ کو حل فرمایا جائے۔ بینوا توجروا

خادم

محمد عظیم الدین

از:- کراچی (پاکستان)

یکم رنومبر ۱۹۷۳ء

اللہ رب محمد صلّی علیہ وسلما

الجواب

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

لاؤڈا سپیکر

دور جدید کے محدثات سے ہے جو آلات سائنس اپنے اندر رکھتا ہے جن کے اور برق کے اشتراک سے آواز کو دور تک پہونچاتا ہے۔ آواز مختلف پردوں سے ٹکراکر متعدد تبدیلیوں کے بعد اس کے پونگے سے باہر آتی ہے اور برقی قوت سے بلند تر ہوتی اور دور تک پہنچتی ہے۔

ابتداء میں عام طور پر لاؤڈا سپیکر صرف گانے بجانے، کھیل تماشوں میں، لہو لعب کے اڈوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ پھر اجتماعات میں، لکچروں تقریروں میں استعمال کیا جانے لگا۔ پھر مجالس، میلاد مبارک اور وعظ کی محفلوں میں پہونچا، پھر مساجد میں اذان و خطبہ کے لئے داخل ہوا۔ پھر نماز کے وقت بھی استعمال کیا جانے لگا۔

اذان و خطبہ کے وقت اس کے استعمال میں وہ حرج نہیں جو نماز میں ہے کہ محض اس کی آواز سن کر جو مقتدی انتقالات کرے گا وہ بجائے اقتدائے امام کے اس دوسری خارجی آواز کی پیروی کرے گا۔ اسے اس سے تلقن من الخارج ہوگا جس کی وجہ سے وہ اس نماز سے خارج ہوجائے گا جس کی بناء اقتدا پر تھی۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے لئے فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اس سے بالکل

واضح ہے کہ ایمان کے بعد اعظم الفرائض نماز ہے۔ نماز کے ہر جز کے لئے اول سے آخر تک شریعت مطہرہ نے واضح احکام صادر فرمادئے ہیں۔ طہارت، استقبال قبلہ، وقت کے علاوہ منفرد کے لئے، جماعت کے لئے، امام اور مقتدی کے، لئے قلیل وکثیر جماعت کے لئے نماز کے سلسلے میں کوئی ایسا جزو نہیں چھوڑا جس میں کوئی نقص ہو جو کسی وقت محتاج تکمیل ہو اور جس نقصان کو پورا کرنے کے لئے آج نئی اختراعات جدید بدعات کا سہارا لیا جائے ــــــ

حدیث شریف میں ارشاد ہوا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي اُصَلِّى یعنی نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم لوگ مجھے نماز ادا کرتا ہوا دیکھتے ہو۔[1]

لاؤڈ اسپیکر نماز میں استعمال کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ امام کی قرأت دور تک سنی جاسکے اور مقتدی امام کی آواز لاؤڈ اسپیکر پر سن کر رکوع و سجود کریں۔ نماز جہری ہو یا سری جماعت کثیر ہو یا قلیل ہر مقتدی تک امام کی آواز پہونچنا ضروری نہیں!

عیدین وجمعہ

عیدین و جمعہ وغیرہ میں جماعت کثیرہ کو امام کے تحریمہ و رکوع و سجود و سلام میں اقتداء اور عمل کے لئے بخاری شریف میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث شریف ہے: امر رسول الله تعالىٰ عليه وسلم ابا بكر ان يصلى بالناس فى مرضه فكان يصلى بهم قال عروة فوجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة فخرج فاذا ابو بكر يؤم الناس فلما راٰه ابو بكر استاخر فاشار اليه ان كما انت فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلّم حذاء ابى بكر الىٰ جنبه فكان ابو بكر يصلى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلّم والنّاس يصلون

---

[1] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد دوم ص: ۴۸۷ ـ امجدی

بصلاۃ ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ ۱؎

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض کی حالت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھائیں اور لوگوں کی امامت کریں۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ جماعت کی امامت کر رہے تھے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے مرض میں کچھ تخفیف پائی تو حجرۂ اقدس سے بر آمد ہوئے۔ یہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے محسوس کیا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں تو آپ پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا ایسے ہی رہو جیسے ہو۔ پھر حضور ﷺ، صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے برابر ان کے پہلو میں تشریف فرما ہوئے اور امامت فرمائی تو صدیق اکبر حضور ﷺ کی نماز پر نماز ادا کر رہے تھے اور تمام جماعت کے لوگ صدیق اکبر کی نماز کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔ یعنی حضور اکرم ﷺ کی تکبیر، تسمیع، سلام پر صدیق اکبر نے تکبیر، تسمیع و سلام کہا اور لوگوں نے صدیق اکبر کی آواز پر نماز ادا کی۔ علامہ عینی نے **عمدۃ القاری** میں اسی حدیث شریف کے تحت فرمایا **فیہ دلالۃ ان الائمۃ اذا کانوا بحیث لایراھم من یاتم بھم جاز ان یرکع الماموم برکوع المکبر** یعنی اس حدیث میں اس امر کی طرف دلالت ہے کہ جب امام اتنی دور ہوں کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے والا انہیں نہ دیکھ سکتا ہو تو جائز ہے کہ مقتدی مکبر کے رکوع پر رکوع کرے۔ ۲؎

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بہت بڑی جماعت کے موقع پر جبکہ امام کی آواز تمام مقتدیوں تک نہ پہنچ سکتی ہو تو مقتدیوں میں سے بعض لوگ امام کی تکبیر پر تکبیر کہیں۔ ان کی آواز بھی امام کی آواز کی نائب ہو گی اور اس مکبر کی تکبیر پر رکوع و سجود امام ہی کی اقتداء میں ہوں گے۔ مکبر کے لئے بھی شرط ہے کہ اس

۱؎ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد دوم ص: ۹۴ ۲؎ جلد پنجم ص: ۲۰۸ امجدی

امام کا مقتدی ہو اور تکبیر و تسمیع و سلام کے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ وہ امام کے کلمات کو منتقل کر کے مقتدیوں تک پہونچا رہا ہے۔ اس کا یہ مقصد اور ارادہ نہ ہو کہ میرے لحن اور سریلی آواز کی مقتدی تعریف کریں۔ کلمات انتقالیہ اللّٰہ اکبر، سمع اللّٰہ لمن حمدہ ، السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ و برکاتہ صحیح ادا کرے ان کلمات کے ادا کرنے میں اس کا یہ ارادہ نہ ہو کہ میری بلند آواز سب کی آواز پر غالب رہے۔

فتح القدیر میں ہے الناس یصلون لصلوٰۃ ابی بکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ یعنی انہ کان یسمع الناس تکبیر صلی اللّٰہ علیہ وسلم و فی الدرایۃ و بہ یعرف جواز رفع الموذنین اصواتھم فی الجمعۃ والعیدین وغیرھما یعنی لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے تھے یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی ﷺ کی تکبیر سناتے تھے۔ درایہ میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ اور عیدین میں موذنوں کا آواز بلند کرنا جائز ہے۔ اس کے بعد صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں اقول لیس مقصودہ خصوص الرفع الکائن فی زماننا بل اصل الرفع لابلاغ الانتقالات اما خصوص ھذا الذی تعارفوہ فی ھٰذہ البلاد فلایبعد انہ مفسد فانہ کان غالباً یشتمل علی مدۃ ھمزۃ اللّٰہ اکبر۔ اوبائہ و ذالک مفسد و ان لم یشتمل فلا نعم یبالغون فی الصیاح زیادۃ علی حاجۃ الابلاغ والاشتغال بتحریرات النغم اظھارا للصناعۃ النغمیۃ لا اقامۃ الصلوٰۃ والصیاح منحق بالکلام الذی بساطہ ذٰلک الصیاح۔ یعنی میں کہتا ہوں اس حدیث کا مقصود وہ خاص رفع نہیں جو ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے۔ بلکہ اصل رفع ابلاغ انتقالات کے لئے ہو (امام کے انتقالات تحریمہ، رکوع، سجود، سلام کو مقتدیوں تک پہنچانا) یہ خاص رفع جو ان بلاد میں لوگوں نے معروف کر لیا ہے تو یہ دور نہیں کہ یہ مفسد

نماز ہو کہ یہ رفع غالباً (اکثر) مد ھمزۂ اللّٰہ یا ھمزہ اکبر یا مدہ باء اکبر پر مشتمل ہوتا ہے۔ یعنی جو تکبیر کہتے ہیں وہ اللہ کے الف کو مد کے ساتھ آللہ یا اکبر کے الف کو بڑھا کر آکبر یا ب کو کھینچ کر اکبار کہتے ہیں اور یہ کھینچ تان مفسد نماز ہے اور جن کا رفع اس کھینچ تان پر مشتمل نہ ہو اس کھینچا تانی سے پاک ہو۔ صحیح لفظ اللہ اور صحیح لفظ اکبر ادا ہوتا ہو تو بھی اس لئے کہ وہ مکبرین حاجت ابلاغ سے زیادہ صیاح (بلند آواز کرنے) میں مبالغہ کرتے ہیں اور اشتغال صناعۃ نغمیہ میں اپنے کمال کے اظہار کے لئے۔ نہ کہ اقامت عبادت کے لئے اور صیاح ملحق بالکلام ہے جس کی بساط وہ صیاح ہے۔ یعنی یہ مکبرین اپنی آواز کو سنوارنے اور بنا کر نکالنے میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں اور اتنی زور سے چلاتے ہیں جو ضرورت سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ امام کے انتقالات کو مقتدیوں تک پہنچانا ان کا مقصد نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کا مقصد کھینچ تان سے اپنی آواز کو سب سے زیادہ بلند اور کھینچ تان سے راگ راگنی کا اظہار کرنا ہوتا ہے بلکہ آواز کو بنا کر لہریں لے کر نکالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی نغموں بھری سریلی آواز کو سنانا چاہتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ چلانا اور آواز بلند کرنا بھی ایک قسم کا کلام ہے جس کی بساط الفاظ نہیں آواز ہے۔

علامہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتح القدیر میں اس واضح تصریح نے مسئلہ کو بالکل صاف کر دیا کہ امام کی تکبیرات و انتقالات کو مبلغ اور مکبر کے ذریعہ جو خود بھی امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو اور اس کا مقتدی ہو۔ تمام مقتدیوں اور جماعت تک پہنچانا سنت رسول اللہ ﷺ اور سنت خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ اور حدیث شریف کا ارشاد ہے۔[1] **علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین من بعدی** یعنی تم پر لازم ہے میری سنت پر عمل کرو اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اسی حدیث کا ایک حصہ یہ ہے۔[1] **تمسکوا**

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵ ص: ۱۱۰۔ امجدی

بها و عضوا علیها بالنواجذ وایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة یعنی میری اور خلفائے راشدین کی سنت اور طریقہ کو اختیار کرو اور اس طریقہ کو مضبوط تھام لو اور خبردار نئی نئی باتوں سے بچتے رہو اس لئے کہ ہر نئی بات (جو مزاحم و مصارم سنت اور سنت کی رافع ہو) بدعت ہے اور ہر ایسی بدعت گمراہی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

(۱) اس سنت مبارکہ قدیمہ کو ختم کردینا ہے اگر اس کے سبب مکبر قائم نہ ہوں۔ (۲) یہ ایک ایسی بدعت کا اہم ترین عبادت میں ادخال و اجراء ہے جو لہو ولعب، گانے بجانے کھیل تماشوں میں زیادہ سے زیادہ اور عام طور پر رائج ہے اور آج کل ہر چھوٹی بڑی تقریب میں گندے اور فحش ریکارڈ بجائے جاتے ہیں۔ عام طور پر مستعمل ہے۔ (۳) یہ ایک ایسی طاقت کے تابع ہے جسے الکٹرک کرنٹ کہا جاتا ہے۔ یہ کرنٹ نماز کے درمیان (ڈس کنکٹ) منقطع اور فیل ہوا تو امام کی تکبیرات و انتقالات امام ہی تک محدود رہ گئیں۔ جماعت میں ایک فتنہ و انتشار پیدا ہو گیا۔ کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں کوئی سجدہ میں ہے اور کوئی تذبذب میں۔

واقعہ : ایک استفتا آیا کہ عید کی نماز آزاد میدان میں ہو رہی تھی ایک لاکھ کے قریب مجمع تھا پہلی رکعت میں قرأت کے درمیان لاؤڈ اسپیکر بگڑ گیا اور پوری نماز اس طرح ہوئی کہ کسی کو خبر نہ تھی کہ امام کس حال میں ہے۔ ایسی حالت میں نماز عید ہوئی یا نہیں اور کیا نماز دہرائی جائے؟ **بینوا و توجروا۔**
سوال کا جواب تو دے دیا گیا ہے لیکن یہ ایک تنبیہ ہے کہ اہم ترین سنت کا ترک اور اس کی جگہ ایک بدعت کو اہمیت دے کر اس پر عمل ایسے ہی افراتفری، انتشار اور فتنہ کا باعث ہوتا ہے اور عبادت مخصوصہ میں رخنہ ڈال کر اسے برباد کرکے

شیطان کو ہنسی اڑانے کا موقع دیتا ہے۔

(۴) لاؤڈ اسپیکر میں ایمپلی فائر ایک درمیانی واسطہ ہے جو ایک ایسے شخص کے فیصلہ میں ہوتا ہے جو نماز میں شامل نہیں۔ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم ایمپلی فائر کے سوئچ پر اس کا قبضہ ہے۔ آواز گھٹانا بڑھانا اس کے اختیار میں ہے۔ مائک اور ایمپلی فائر کے درمیان اور ایمپلی فائر اور لاؤڈ اسپیکر کے درمیان تار کا سلسلہ ہے ان تمام آلات کا نماز سے کوئی تعلق نہیں۔ ان تمام آلات و اشیاء کے خارج نماز ہوتے ہوئے نماز میں شامل و داخل کرنا اور ان کے ذریعہ ارکان نماز ادا کرنا بالکل مفسد نماز ہے۔

تنبیہ ذوی الافہام میں علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں **ادخال مالیس من الصلوٰۃ یوجب فساد الصلوٰۃ** یعنی نماز میں ایسی چیز کا داخل کرنا جو نماز سے نہیں نماز کو فاسد کرنے کا موجب ہے۔ امام کی تکبیرات و انتقالات کو کوئی ایسا شخص مقتدیوں تک پہنچانے کے لئے امام کے ساتھ تکبیر کہے جو خود امام کی نماز میں شامل نہیں۔ اس کی آواز پر جو لوگ رکوع و سجود کریں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔[1] شامی میں ہے **المبلغ اذا قصد التبلیغ فقط خالیا عن قصد الاحرام فلاصلاۃ لـه و لا لمن یصلی بتبلیغه فی هذه الحالة لانه اقتدیٰ بمن لم یدخل فی الصلاۃ** یعنی مبلغ اور مکبر نے اگر محض تبلیغ کا قصد کیا۔ یعنی امام کی تکبیر مقتدیوں تک پہنچانے کا قصد کیا اور خود تحریر کی نیت نہ کی تو ان کی نماز نہ ہوگی کیوں کہ ان مقتدیوں نے ایسے شخص کی تکبیر کی اقتدا کی جو نماز میں داخل نہیں اور امام کے ساتھ نماز میں شامل نہیں ہوا۔ اس سے ظاہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے جتنے آلات و اجزاء ہیں کوئی نماز میں شامل نہیں اور کسی کا نماز سے کوئی تعلق نہیں۔

---

[1] جلد دوم ص ۱۷۱ مطبوعہ مکتبہ زکریہ دیوبند۔ امجدی

لاؤڈ اسپیکر سے جو آواز آتی ہے وہ امام کی اصلی اور پہلی آواز نہیں بلکہ امام کی آواز کی نقل اور آواز کا فوٹو ہے جس طرح پہاڑوں کے درمیان یا گنبد میں یا اونچے اور پختہ مکانات اور تالاب کے کنارے آواز کی نقل سنی جاتی ہے جسے عربی میں "صدا" اور فارسی میں "صدائے باز گشت" اردو میں "گونج" اور انگریزی میں "ECHO" (ایکو) کہتے ہیں۔ اسی طرح امام کی آواز مائک میں پہنچتی ہے اس کے پردوں سے ٹکراتی ہے پھر اس کی کاپی کرنٹ اور تار کے ذریعہ ایمپلی فائر میں پہونچ کر وہاں سے تار کے ذریعہ کرنٹ کی طاقت سے لاؤڈ اسپیکر میں پہونچ کر پھیلتی ہے۔ یہ بعینہ امام کی آواز نہیں بلکہ امام کی آواز کی گونج ہے جو مائک کے پردوں سے ٹکراکر بجلی اور تار کے ذریعہ پھیلتی ہے، یہ صدا ہے۔ اصل کی نقل ہے اصلی آواز نہیں۔

دستور العلماء میں صدا کے متعلق فرمایا: **اعلم ان الهواء المتموج الحاصل للموت اذا صادم جسما املس كجبل او جدار و رجع ذالك الهواء المصادم بهية الفهقرى فحدث فى الهواء المصادم الراجع صوت شبيه بالاول وهو الصدى المسموع بعد الصوت الاول على تفاوت قرب بحسب قرب المقام و بعده** یعنی ہوا کی موج آواز کو لے کر جب کسی ہموار اور چکنی چیز پہاڑ یا دیوار سے ٹکراکر الٹے پیر لوٹتی ہے تو اس سے ٹکراکر لوٹنے والی ہوا میں پہلی آواز کے مشابہ ایک آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہی ٹکراکر دوبارہ سنی جانے والی آواز "صدا" ہے جو پہلی آواز کے بعد سنی گئی۔ یہ صدا ٹکرانے والی جگہ کے نزدیکی اور دوری کے مطابق کم و بیش ہوتی ہے۔

اس سے یہ بات تو صاف ہو گئی کہ صدا کی آواز اصلی آواز نہیں بلکہ آواز کی نقل ہے جو حکم اصلی آواز سے متعلق ہے وہ اس آواز سے نہیں۔ اس بناء پر سجدۂ تلاوت کے متعلق فقہائے کرام نے واضح فرمادیا کہ کسی نے آیت سجدہ تلاوت کی یہ تلاوت کی آواز صدا ہو کر ٹکراکر لوٹی۔ یہ صدا اور لوٹتی ہوئی آواز جس نے سنی

اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا۔

تلاوت کرنے والے کی اصلی آواز جس کے بھی سننے میں آئی وہ سمع کا قصد کرنے والا ہو یا غیر قاصد ہر ایک پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: **السجدة واجبة علی التالی والسامع سواء قصد سماع القرآن اولم یقصد**[۱] یعنی سجدۂ تلاوت واجب ہے تلاوت کرنے والے پر اور سننے والے پر خواہ اس نے قصداً قرآن عظیم سنا ہو یا قصداً نہیں سنا اتفاقاً سن لیا۔ لیکن اسی آیتِ سجدہ کو صدا کی آواز میں سنا تو سجدہ واجب نہیں۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے **وان سمعها من الصدی لاتجب علیه**[۲] یعنی اس آیت سجدہ کو صدا سے سنا تو اس پر سجدہ واجب نہیں۔

مراقی الفلاح میں ہے **لاتجب بسماعها من الصدی وهو مایجیبك مثل صوتك فی الجبال والصحاری و نحوها**[۲] یعنی صدا سے آیت سجدہ سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب نہ ہوگا اور صدا وہ ہے جو تیری آواز کے مثل تجھے جواب دے۔ پہاڑوں صحراؤں اور ان کی مثل میں۔

ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ صدا اصلی آواز نہیں بلکہ آواز کی نقل ہے۔ اس لئے نقل کی آواز پر آیت سجدہ سن کر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ اسی طرح اگر امام کی آواز کی صدا مقتدیوں کو پہنچے وہ اس پر رکوع و سجود کریں ان کے یہ انتقالات امام کی اقتدا میں نہ ہوں گے کیوں کہ یہ تلقن من الخارج ہوگا۔ وہ ان انتقالات میں غیر کی اقتدا کرنے والے ہوں گے اس لئے کہ یہ امام کی اصلی آواز نہیں بلکہ امام کی آواز کی نقل ہے۔

امام کی وہ آواز جس کا پہلا درجہ وہ ہے کہ امام کے منہ سے نکلی اور مقتدی

---

۱ جلد اول ص: ۱۳۲ مطبوعہ کوئٹہ

۲ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۲۶۴۔ امجدی

نے سن لی۔ اس سمع اول پر سجدہ تلاوت بھی سامع پر واجب اور اس کی اقتدا پر جو تحریمہ ورکوع وسجود ہو وہی درست ہوگا۔

اور اگر صدا کی کوئی حقیقت نہ مانی جائے۔ یہی مانا جائے کہ امام ہی کی آواز ہے جو پردوں سے ٹکراتی، چکراتی ہوئی برقی لہروں پر پہنچتی ہے اس کا یہ سماع پہلے درجے کا نہیں جو محض امام کی قوت سے پہنچتی ہے بلکہ مائک سے، ٹکرائی اور برقی لہروں پر تاروں کے ذریعہ ایمپلی فائر میں پہنچی، پھر بجلی اور تاروں کے ذریعہ لاؤڈ اسپیکر کے پردوں سے ٹکرا کر مقتدی تک پہنچی ہے۔ اس کا سماع سماع معاد ہے یعنی امام کی پلٹی ہوئی آواز ہے، اس سماع معاد پر نہ سجدہ تلاوت واجب نہ اقتدا درست۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے "الکشف شافیا" میں نہایت مختصر الفاظ میں کتنا واضح فیصلہ فرمادیا: مختصر یہ کہ سجدہ سماع اول پر ہے نہ معاد پر اگرچہ سامع کی نظر سے مکرر نہ ہو اور شک نہیں یہ سماع معاد ہے جیسے پہاڑوں، دیواروں، صحراؤں، دریاؤں کے کناروں سے پلٹی ہوئی آواز۔ ایسے ہی لاؤڈ اسپیکر کی آواز پہاڑ، دیوار وغیرہ سے ٹکرانے والی صورت میں تو ایک ہی ٹکراؤ ہے لیکن لاؤڈ اسپیکر میں کتنے ذرائع، کتنی تبدیلیاں اور کتنی ٹکریں ہیں۔ یہ لاؤڈ اسپیکر کے ماہر، لوک ناتھ کی کتاب، پبلک ایڈرس ایکوپمنٹ یعنی ایمپلی فائر اور لاؤڈ اسپیکر میں سے ہے۔

لاؤڈ اسپیکر آواز کی مدد سے پیدا ہوکر اوسیلشنز کو پھر سے آواز میں بدلتا ہے۔ یہ اس آواز کو اونچا نہیں کرسکتا جس طاقت کی الکٹرک اوسیلیشنز سے ملیں گے۔ اسی طاقت کے مطابق یہ ان کو آواز کی لہروں میں بدل کر آواز کو دہرائے گی۔ اگر ہم مائیکروفون جس میں ہماری آواز کی لہروں کو الیکٹرک لہروں میں بدلا جاتا ہے کی تاریں کسی لاؤڈ اسپیکر کو لگادیں تو اس سے کوئی آواز نہیں نکل سکتی۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر آواز کو اونچا کرنے کا کام نہیں کرتا۔

یہ تو صرف الکٹرک اوسیلیشنز کو دوبارہ آواز کی لہروں میں بدلنے کا طریقہ ہے۔ مائیکروفون جس کے سامنے کھڑے ہوکر ہم بولتے ہیں وہ ہماری آواز کی لہروں کو الکٹرک اوسیلیشنز میں بدلتا ہے۔ اس اوسیلیشنز کو لاؤڈ اسپیکر میں گزارنے سے پہلے ان کو زیادہ طاقتور بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی طاقت کو بڑھانے کے کام کو ایمپلی فیکیشن کہتے ہیں اس لئے اوسیلیشنز کو لاؤڈ اسپیکر میں گزارنے سے پہلے ایمپلی فائر میں سے گزارنا ضروری ہے۔ اس طرح کسی شخص کے گانے اور تقریر کی آواز کو اونچا کرنے کے لئے حسب ذیل چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) مائیکروفون (آواز کی لہروں کو الیکٹرک اوسیلیشنز کی شکل میں بدلنے کے لئے)

(۲) ایمپلی فائر (الیکٹرک اوسیلیشنز کو ایمپلی فائی کرنے کے لئے

(۳) لاؤڈ اسپیکر (الیکٹرک اوسیلیشنز کو پھر آواز میں بدلنے کے لئے

(۴) الیکٹرک (ای۔ ایم۔ ایف۔ ہائی ٹیشن۔ ۲۵۰ وولٹ کے لگ بھگ اور نو ٹیشن ۶ وولٹ کے قریب۔

زیر نظر عبارت میں خط کشیدہ فقرے خصوصی طور پر قابل غور ہیں۔ اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کی تکبیرات تحریمہ و انتقالیہ کو کئی مرحلوں سے ٹکرا کر متعدد تبدیلیوں سے گزر کر صدا اور صدا کی منزلوں کو پار کر کے مقتدیوں کے کانوں تک پہنچنا پڑتا ہے۔

یہ آواز سماع اول میں مائیکروفون میں ختم ہوگئی۔ سماع معاد میں بھی وہ نہ رہی جو صدا میں ہوا کے ساتھ لوٹتی ہے بلکہ الیکٹرک اوسیلیشنز، تار، ایمپلی فائر، لاؤڈ اسپیکر میں تار تار اور پاش پاش ہوکر مقتدی تک پہنچتی ہے اس کے اگرچہ برقی طاقت کے سرعت کے ساتھ چشم زدن میں کانوں تک پہنچنے کے سبب سامع اور مقتدی کے نزدیک کرات و مرات کا احساس نہ ہو مگر اس میں شک نہیں کہ اس کا سماع،

سماع معاد اور صدا اور صدا ہے جس پر رکوع و سجود امام کی اقتدا میں نہیں بلکہ امام کی اس آواز کی اقتدا ہے جو برقی او سیلیشنز، تار، ایمپلی فائر لاؤڈ اسپیکر کے پردوں سے ٹکرا کر مائک کے ذریعہ متعدد تبدیلیوں کے بعد کئی گنا بلند ہو کر پہنچتی ہے تو جس طرح ایک آیت سجدہ صدا سے سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ اسی طرح لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز میں اقتدا درست نہیں۔

علاوہ ازیں امام کو یہ معلوم ہے کہ مائک کے ذریعہ لاؤڈ اسپیکر پر تکبیرات انتقالیہ کو مقتدیوں تک پہنچانا ہے تو امام کا دل اس اہتمام کی طرف متوجہ ہوگا کہ آواز کو مائک اچھی طرح پکڑے اور مقتدیوں تک صاف آواز پہنچائے یہ ان کا ارادہ نماز کے درمیان محل خشوع و خضوع ہے۔

"بریقه محمودیه شرح طریقه محمدیه" میں ہے ان شغل القلب بغیر جنس الصلوٰة مانع من الخشوع یعنی نماز میں دل کا کسی غیر جنس نماز میں مشغول ہونا خشوع اور خوف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ قلبی سے مانع ہے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اسٹیج پر قاری یا مقرر بار بار مائک کو دیکھتا ہے۔ کبھی کبھی ہاتھ سے مائک کو سنبھال کر منہ کے سامنے برابر کرتا ہے تاکہ آواز کو مائک اچھی طرح قبول کرے۔

امام نماز میں یہ حرکتیں نہیں کر سکتا کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ مگر مائک اور لاؤڈ اسپیکر کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے عملاً نہ سہی ارادۃً اسے کچھ توجہ کرنی پڑے گی کہ آواز صاف پہنچے۔ یہ نماز کی حالت میں غیر جنس نماز کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ "بریقہ محمودیہ" میں ہے البدعة فی العبادة حرام یعنی کسی بھی بدعت کو عبادت میں داخل کرنا حرام ہے اور اوپر گزرا کہ لاؤڈ اسپیکر جو کہ کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے لئے ایجاد ہوا اسے نماز میں بجانا بدعت ہے یہ کیسے جائز ہوگا۔

بہر حال نماز میں وہی امور جائز ہیں جو مسنون ہوں یا ماثور ہوں۔ جو افعال یا

حرکات یا امور مطلقاً ماثور نہ ہوں وہ نماز میں مطلقاً ممنوع ہیں۔

"بریقہ محمودیہ" میں ہے فغیر الماثورة مطلقاً ممنوع مطلقاً یعنی جو امور مطلقاً غیر ماثور ہیں وہ مطلقاً ممنوع ہیں۔ اس بنا پر ریڈیو پر جو قرآن عظیم تلاوت کیا جاتا اور اکثر ملکوں سے قرأت کو براڈ کاسٹ کیا جاتا ہے ان میں جو آیات سجدہ سنی جاتی ہیں ان سے سامعین پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں اسی طرح ریڈیو پر تلاوت کے وقت اگر کوئی مصروف گفتگو ہے تو گناہگار نہ ہوگا مگر ریڈیو پر تلاوت کے وقت احتراماً سکوت و انصات افضل ہے۔

الغرض لاؤڈ اسپیکر کا نماز میں استعمال ایک بدعت قبیحہ و شنیعہ ہے جو نبی اکرم ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلفائے راشدین و صحابہ کرام و ائمہ عظام علیہم الرضوان کی سنت ماثورہ و متوارثہ کے امانت و اختتام کا باعث ہے۔ حالانکہ امام کی تکبیرات و انتقالات کے لئے اسی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے کا امام کی نیابت میں امام کی تکبیرات و انتقالات کو کثیر جماعت میں مقتدیوں تک پہنچانا ایک نہایت عظیم منصب اور اہم مسئلہ ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی نے "تنبیہ ذوی الافہام" میں اس اہم مسئلہ کو کیسے واضح انداز میں روشن فرمایا ہے گویا وہ آج کے بدلتے ہوئے حالات کو چشم بصیرت سے مشاہدہ فرما رہے تھے۔ فرماتے ہیں۔ ان التبلیغ منصب شریف قد قام بہ افضل الناس بعد الانبیاء والمرسلین ذوی المقام المنیف فلابد معہ من اجتناب ما احدثہ جھلۃ المبلغین الذین استولت علیھم الشیاطین من منکرات ابتدعوھا و محدثات اخترعوھا لکثرۃ جھلھم و قلۃ عقلھم و عدم اعتنائھم باحکام ربھم و بعدھم عما ھو سبب قربھم و انھماکم فی تحصیل حطام الدنیا و ترک التعلم الموصل الی الدرجات العلیا۔ یعنی بے شک تبلیغ (امام کی تکبیرات کو مقتدیوں تک پہنچانا) ایک منصب

شریف ہے جس کے ساتھ افضل الناس بعد الانبیاء المرسلین ذوی المقام المنیف (صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے قیام فرمایا (اس لئے یہ سنت صدیقی ہے) تو اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ان منکرات سے اجتناب کیا جائے۔ جو وہ جاہل مبلغین کرتے ہیں جن پر شیاطین مسلط ہو چکے ہیں۔ ان جاہلوں نے یہ ممنوعات نکالی اور نئی باتیں اختراع کی ہیں، اپنے کثرت جہالت اور کم عقل اور احکام الٰہی کی طرف سے بے پروائی۔ اور جو باتیں اللہ کے قریب کرنے والی ہیں ان سے دور رہنے کے سبب اور حطام دنیا (دنیا کی لالچ) سمیٹنے کی کوششوں میں مصروف ہونے اور ایسے علوم اور باتیں ترک کردینے کے سبب جو باتیں درجات عالیہ اور بلند مرتبوں تک پہنچانے والی ہیں ان منکرات و بدعات و محدثات مبلغین جاہلین کا بیان اوپر فتح القدیر سے گزرا۔ علامہ ممدوح نے کیسے واضح اور صاف الفاظ میں اور کتنے پیارے انداز میں تبلیغ تکبیرات انتقالیہ امام کو کثیر جماعت میں مقتدیوں تک پہنچانے کے مسئلہ کی اہمیت اور اس اہم مسئلہ میں مبلغین کی بدعات و اختراعات کی شناعت پر زور دیا ہے اس سے لاؤڈ اسپیکر کے نماز میں استعمال کرنے کا مسئلہ نہایت آسانی اور تفصیل کے ساتھ حل ہو جاتا ہے۔

لاؤڈ اسپیکر کا نماز میں استعمال یا تو ایک سنت کے مٹنے کا سبب ہوگا۔ اگر مبلغین قائم نہ ہوئے یا پھر بے ضرورت اس کا استعمال جو مخل خشوع بھی ہے اور بے ضرورت اس میں صرف اسراف بھی۔ اور کبھی یہ دوسری آوازیں پکڑ لیتا ہے یہ گانے بجانے لکچروں کی تو مسجد میں وہ بھی حالت نماز میں۔ قوالوں اور رنڈیوں کے ناجائز گانوں اور دنیوی جائز ناجائز باتوں لکچروں تقریروں کی آوازوں کے آجانے کا اندیشہ بھی جس کا وقوع نادر نہیں۔

"طریقہ محمودیہ" [1] میں حدیث شریف ہے عن النبی صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] حدیقۂ ندیہ جلد اول ص ۱۲۹

علیه و سلم مامن امة ابتدعت بعد نبیها فی دینها بدعة الا اضاعت مثلها من السنة یعنی کسی امت نے اپنے نبی کے بعد اپنے دین میں کوئی نئی بدعت جاری نہیں کی مگر اس نے اسکے مثل سنت کو ضائع کردیا۔ "حدیقہ ندیہ"[1] میں اسی حدیث کی شرح میں فرمایا الا اضاعت تلك الامة ای ترکت و اهملت مثلها ای مثل تلك البدعة یعنی من جنسها الیٰ ان قال والمعنی ان الناس کلما ابتدعوا بدعة فی الدین ترکوا من جنسها سنة نبویة یعنی اس امت کے ضائع کردینے کا مطلب یہ کہ اس امت نے ترک کردیا اور چھوڑ دیا اس بدعت کے مثل سنت کو جو اس کی جنس سے ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ بیشک لوگ جب جب کوئی بدعت نکالتے ہیں تو اس کی جنس سے سنت نبویہ کو ترک کردیتے ہیں۔

حدیث شریف کے معنی یہ ہوئے کہ جب کبھی کسی بدعت کو ایجاد کریں گے اس کی مثل سنت نبویہ کو ترک کردیں گے۔

قابل غور ہے کہ دنیا پر چھائی ہوئی لاؤڈ اسپیکر کی بدعت کو نماز میں اس لئے داخل کیا گیا کہ امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں کو پہنچے۔ اس بدعت کے سبب اس کی مثل بلکہ اہم تر سنت نبویہ و سنت صدیقیہ کا ترک و اہمال لازم آئے گا۔ امام کی تکبیرات مبلغ کے ذریعہ مقتدی تک پہنچنے کی بجائے اگر لاؤڈ اسپیکر اس کا ذریعہ ہوگا تو مبلغوں کو بے ضرورت سمجھیں گے اور مبلغ قائم نہ کریں گے۔ اس لحاظ سے اس کا استعمال بدعت مذمومہ محرمہ ہوگا کیوں کہ یہ رافع سنت ہوگا اور مبلغین کے ہوتے ہوئے اس کا استعمال بے ضرورت اسراف اور بہر صورت مانع خشوع اور بعض اوقات بہت زیادہ مانع کہ کبھی بہت بری ناگوار آوازیں پیدا کرتا ہے اور کبھی بند ہوجاتا ہے تو خشوع تو خشوع، اس کا بند ہوجانا نماز میں ایسی افراتفری پیدا کرتا ہے

---

[1] ایضاً جلد اول ص ۱۳۰۔ امجدی

کہ توبہ ہی بھلی اور کبھی گانا سناتا ہے کبھی لکچر کبھی ہنسی مذاق، دل لگی کی گفتگو **لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم**

ایسے دور بدعات اور اس زمانہ شیوع مفاسد کے لیے عالم ماکان وما یکون من اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف مشکوٰۃ میں بیہقی سے مروی ہے[1] **عن ابی ھریرۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید** یعنی جس نے میری سنت کو ایسے وقت میں قائم رکھا جبکہ امت فساد میں مبتلا ہو اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

[1] "حدیقہ ندیہ" میں اس حدیث شریف کی شرح یوں فرماتے ہیں **من تمسک بسنتی ای احتفظ علی العمل بھا عند فساد امتی باتباع الاھواء والبدع بحیث تصیر نفوسھم لاتطمئن فی الاعمال و المعاملات الا الی الوساوس الشیطانیۃ والاختراعات العقلیۃ مع علمھم بالسنن النبویۃ والمقادیر والحدود الشرعیۃ وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا** یعنی حدیث میں من تمسک بسنتی کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص میری سنت پر عمل جاری رکھ کر اس سنت کی حفاظت کرے گا۔ میری امت کے فسادوں کے وقت۔ یعنی نفسانی خواہشات سے بدعتوں میں ایسے مشغول ہوں کہ ان کے نفوس۔ اعمال و معاملات میں بغیر وساوس شیطانیہ اور اختراعات عقلیہ کے مطمئن نہ ہوں۔ باوجودیکہ انہوں نے سنن نبویہ اور مقادیر وحدود شرعیہ کا علم ہو اور وہ بدعت مذمومہ پر عمل کریں اور سمجھیں کہ ہم نیک کام کر رہے ہیں۔

اب یہی دیکھئے کہ جہلاء تو جہلاء علماء اس بلا میں مبتلا ہیں۔ نماز کے وقت اس بدعت کے استعمال کو جو واضح بدی ہے نیکی سمجھ رہے ہیں۔ اس کے جواز کے لیے کیا کیا تک بندیاں، چک پھیریاں کرتے پھر رہے ہیں۔ اس بدعت قبیحہ کو جو ایک

---

[1] حدیقۂ ندیہ جلد اول ص ۱۰۸، مطبوعہ استنبول، احمدی

صورت میں مدافع سنت ہے اور دوسری صورت میں غیر ضروری ہے ضروری بنا رکھا ہے۔ اور تقریر کے وقت جب مجمع کثیر ہو اس وقت لاؤڈ اسپیکر سے کام لیا جاتا تو اور بات ہے مگر اب تو یہ فیشن میں داخل ہو گیا ہے۔ ضرورت ہو یا نہ ہو، شو بڑھانے کے لیے، شان و شوکت جتانے کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ بالکل تنگ جگہ جہاں سو پچاس آدمیوں کا مجمع بھی نہ ہو سکے وہاں اس کا ہونا لازمی ہے۔ جیسے اب ریڈیو ہر گھر میں ٹرانجسٹر ہر ہاتھ میں دیکھا جا رہا ہے بلکہ لوازم زندگی میں سے بنتا جا رہا ہے یہاں تک دیکھا گیا کہ مجمع تین نفر سے زیادہ نہیں مگر لاؤڈ اسپیکر تخت پر یا منبر کے سامنے زینت مجلس بنا ہوا ہے اور اب تو مقرر کے لیے اس کا مقرر ہونا ضروری ہے ورنہ مقرر صاحب کو تقریر کرنے میں تکلف معلوم ہوتا ہے۔

ولاحول ولاقوۃ الا با للہ العلی العظیم

ضرورت جب لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی تقریر کے لیے بھی اجازت نہیں دیتی۔ اسراف کے پیش نظر اپنے پیسے سے یا اس کے لئے چندہ کے پیسوں سے تو نماز میں بے ضرورت اس کے استعمال کو اگرچہ ان خرابیوں کے اندیشہ سے یہ پاک بھی ہوتا ہے۔ کیسے اجازت ہو سکتی ہے وہ بھی مسجد کے پیسے سے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ شانہ

آج کل اہل علم بھی لاؤڈ اسپیکر کو جو نماز میں مصادر سنت ہونے کے پیش نظر ایک صورت میں اور دوسری صورت میں اسراف کو دیکھتے ہوئے کہ بدعت مذمومہ محرمہ ہے۔ علاوہ بریں وہ خرابیاں جن کا وقوع ہوتا رہتا ہے اس سبب کو نظر انداز کر کے اس کو نماز میں استعمال کرنے کرانے اور اس کے جواز کے اثبات کے درپے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس بدعت کو نماز میں داخل کر کے سنت نبویہ صدیقیہ، تبلیغ خلاف الامام کو مٹانے والے ٹھہر رہے ہیں اور دوسری صورت میں کس کس خرابی کے مجوز بن رہے ہیں۔ بالعفو والعافیۃ۔ بے انتہا افسوس کہ اکثر مساجد میں اسے مستقل طور پر لگایا گیا ہے ہر وقت کی نماز میں کھلا رہتا ہے۔

فقیر نے دلائل قاطعہ واضحہ سے ثابت کر دیا ہے کہ نماز میں اس کا استعمال ناجائز اور اس کی آواز پر تحریر سے اقتدا نادرست اور محض اس کی آواز پر انتقالات سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

حرمین طیبین اور ممالک اسلامیہ کا حوالہ دیا جاتا ہے، حالانکہ آج کے زمانے میں حکومت سعودیہ اور ممالک اسلامیہ میں شرائع و شعائر اسلام کا معاذ اللہ جو مضحکہ اڑایا جا رہا ہے اور محرمات و ممنوعات شرعیہ کا جس آزادی کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے اور جس طرح احکام دینیہ کی نعوذ باللہ پامالی ہو رہی ہے ناقابل بیان اور ایک سچے صحیح العقیدہ سنی مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔

ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہئے
آپ سنئے گا تو شرمائے گا

کیا ان ممالک کے کھلم کھلا خلاف شرع اعمال و افعال و حرکات کو جہلا سند بنا کر داڑھی کٹانے منڈانے اور تصویر کھنچانے اور ریڈیو کے گانے وغیرہ کو جائز سمجھیں گے...... ؟ جن میں ان ممالک کے جدید الخیال مدعیان علم بھی بے دھڑک مبتلا ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون کیا مکہ معظمہ میں گھر گھر، دوکان دوکان ریڈیو نہیں جن سے علی الاعلان گانے سنے جا رہے ہیں۔ مصر سے گانے والی کو گانا سنا جا رہا ہے اور اب تو سننے میں آیا ہے کہ وہاں گھر گھر ٹیلی ویژن بھی ہو گیا ہے۔ کیا مکہ معظمہ میں کسی نے تصاویر لٹکی نہیں دیکھیں۔ دیکھنے والوں نے تو خاص حرم شریف کی بیرونی دیوار پر ابن سعود کی بہت بڑی سائز کی تصویر لٹکتی دیکھی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہم پر صرف شریعت مطہرہ کا اتباع لازم ہے قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے۔ **ثم جعلنک علی شریعة من الامر فاتبعها ولاتتبع اھواء الذین لایعلمون** یعنی پھر ہم نے دین کے کام کے عمدہ راستہ پر آپ کو کیا تو آپ اسی راستہ پر چلو اور نادانوں کی خواہش کا ساتھ نہ دو۔ حضرت

سیدنا داؤد خلیفۃ اللہ علیہ السلام کو خطاب کر کے فرمایا۔ لاتتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ یعنی خواہش کے پیچھے نہ جا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے۔

عیدین، جمعہ اور بعض مساجد میں پنجگانہ نمازوں میں اور حرمین شریف میں تو ہر نماز میں لاؤڈ اسپیکر اس قدر عام ہے کہ ان لوگوں کی اس جدت طرازی اور بدعت نوازی اور سنت نبویہ صدیقیہ کے ساتھ بغاوت اور عبادت مخصوصہ نماز میں بدعت یورپ کی دخل اندازی پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔

عالم اسلام کے بڑے بڑے علماء بھی اس بدعت فاسدہ کی طرف توجہ نہیں فرماتے اور اس امر پر غور نہیں کرتے کہ اس کے سبب ایک اہم سنت نبویؐ صدیقی اور منصب شریف تبلیغ خلف الامام کی اضاعت اور اہانت لازم آتی ہے اور ان مسلمانوں کی نمازیں فاسد و برباد ہوتی ہیں جو محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر ارکان نماز ادا کرتے ہیں۔

اس بدعت شنیعہ کے نماز میں استعمال کے خلاف اقدام (احتجاج وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہر مسلمان کو اپنے کردار گفتار سے اس بدعت کے خلاف آواز اٹھانا چاہئے۔ ہر شخص وسعت بھر نماز میں اس کے استعمال سے بیزاری کا اظہار کرے۔ لاؤڈ اسپیکر کو نماز کے وقت معطل کر کے تبلیغ مسنون کے لئے مبلغین کے تقرر کا پرزور مطالبہ کرنا لازم جانے۔

فقیر نے مدینہ طیبہ میں محکمہ امر معروف کے نائب امیر سے ۴۵ منٹ تک بے تامل بغیر کسی جھجک اور خوف کے اس بدعت کے نماز میں استعمال پر آزادانہ بحث کی اور اس کا عدم جواز ثابت کیا۔ ۴۵ منٹ کی بحث کے بعد اس کا صرف یہ جواب تھا اغرضک عند القاضی۔

آج بھی بعونہ تعالیٰ و توفیقہ فقیر کا آیت کریمہ **فاستقم کما امرت ولاتتبع اھوائھم** پر عمل ہے کہ جیسا تجھے حکم دیا گیا اس پر مستقیم رہ اور ان کے نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کر اور یہ بھی دیکھ رہا ہے۔ **ان کثیراً لیضلون**

باھوائھم بغیر علم بیشک بہتیرے لوگ اپنے ہوائے نفس اور خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بغیر علم کے جہالت سے نئی روشنی والے جدت پسند جدید الخیال با اثر مدعیان علم کو جو نماز جیسی عبادت عظیمہ میں اس نو ایجاد بدعت لاؤڈ اسپیکر کو داخل کرنا اچھا سمجھتے ہیں ان کو فقیر اس آیت کریمہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ **ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ**

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سمجھنے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اپنے حلقہ اثر میں بحمد اللہ تعالیٰ و توفیقہ حدیث شریف **من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ** (یعنی تم میں سے جو کوئی کسی منکر اور ممنوع و خلاف شرع کام کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے مٹادے، پر عمل ہے اور یہاں اہل سنت و جماعت کی کسی مسجد میں اس کا استعمال نماز میں نہیں ہوتا اور کبھی کسی ایسی جگہ جانا ہوا جہاں لاؤڈ اسپیکر نماز میں استعمال ہوتا ہے وہاں حدیث شریف **ومن لم یستطع فبلسانہ** (یعنی جو اپنے ہاتھ سے نہ مٹا سکے تو زبان سے اس کی مذمت اور برائی بیان کردے) پر عمل کرکے حدیث شریف **الدین النصیحۃ** (یعنی دین اسلام نصیحت ہی ہے) کے مطابق مسئلہ کو سمجھا کر نصیحت کردی اور اپنی موجودگی میں اس کے استعمال سے باز رکھا۔ اور مختصر تقریر میں عرض کردیا کہ نماز اہم رکن اسلام اور عظیم فرض اور افضل ترین عبادت ہے۔ نماز کو صحیح طور پر عبادت اور فرض الہٰی سمجھ کر جب ارشاد نبی کریم ﷺ **صلوا کما رأیتمونی اصلی** اسی مخصوص طریقہ سے ادا کرنا چاہئے جس طرح حضور اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین و صحابہ کرام و ائمہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ادا فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے۔ **الصلوٰۃ عماد الدین** یعنی نماز دین کا ستون ہے۔ اس کی شرح میں مناوی نے تیسیر میں فرمایا۔ **فالصلوٰۃ تحقیق العبودیۃ و اداء حق الربوبیۃ** یعنی نماز بندگی کا اثبات ہے اور اپنی عبدیت اور مالک حقیقی کے حضور حق ربوبیت ادا کرنا

ہے۔ اور بھی حدیث شریف میں ہے **الصلوٰۃ عمود الدین** یعنی نماز دین کا عمود (کھمبا) ہے۔ مناوی میں ہے۔ **فقواما لدین لیس الا بھا کما ان البیت لا یقوم الا علی عمودہ** یعنی دین نماز کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا جیسا کہ مکان بغیر کھمبوں کے نہیں قائم ہوتا اور بھی حدیث شریف میں ہے **الصلوٰۃ میزان فمن و فی استوفیٰ** اس حدیث شریف کی معنی اور مطلب تیسیر میں اس طرح ہے۔ **الصلوٰۃ میزان ای ھِی میزان الایمان فمن وفی بھا ای حافظ علیھا بواجباتھا سند و بترھا استوفی ماوعد بہ من الفوز بدار الثواب والنجاۃ من الیم العذاب** یعنی نماز ایمان کا ترازو اور کانٹا ہے تو جس نے پوری دیانت داری اور مقررہ ضابطہ کے ساتھ ادا کیا اس طرح کہ نماز کے تمام واجبات اور مندوبات کے ساتھ نماز کی حفاظت کی اسے اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دار ثواب حشر میں کامیابی کا اور عذاب الیم سے نجات کا۔

ظاہر ہے کہ عمارت کے ستون کو تعمیر کے مقررہ قواعد و ضوابط کے مطابق پختہ اور مضبوط بنیاد پر قائم کیا جاتا ہے کیوں کہ اس ستون پر عمارت کے استحکام کا دارومدار ہوتا ہے اندر سے کھوکھلا ستون پوری عمارت کو کمزور رکھے گا خواہ اوپر ظاہری نمودو نمائش اور لیپ پوت کر کتنا ہی خوبصورت اور رنگین بنا دیا جائے۔

نماز دین کا ستون ہے، مرکز ہے، ایمان کا میزان ہے، اس لئے نماز کو ہر حیثیت سے مقررہ منضبط قواعد و ضوابط کی پوری پابندی کے ساتھ پختہ اور مضبوط رکھنے کے لئے اس بنیاد پر مستحکم رکھنا فرض ہے جو حضور اکرم ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ اسے ہر لغو سے بچانا ضروری ہے۔

لاؤڈ اسپیکر ہو یا اور کوئی لغو چیز قال اللہ تعالیٰ **قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ** بیشک مراد کو پہنچے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں خشوع اور عاجزی سے گڑگڑاتے ہیں اور جو

لغویات سے اعراض کرتے ہیں اور بچتے ہیں۔[۱] تفسیر کبیر میں **عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ** کے تحت ہے **انه یدخل فیه کل ماکان حراماً او مکروها اوکان مباحاً ولکن لایکون بالمرء الیه ضرورة و حاجة** یعنی لغو میں ہر وہ چیز داخل ہے جو حرام ہے یا مکروہ ہے یا مباح ہے لیکن انسان کو اس کی نہ ضرورت ہے نہ حاجت۔

لاؤڈ اسپیکر کے نماز کے وقت استعمال کو اگر کوئی مباح سمجھے تو وہ بھی اس کے بے ضرورت ہونے سے انکار نہیں کرسکتا۔

اس آلہ کے ایجاد ہونے سے پہلے بھی حضور اقدس ﷺ کے زمانہ مبارک سے اب تک بڑی بڑی جماعتوں کے ساتھ نمازیں ہوتی رہیں کبھی اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کیوں کہ سنت صدیقی تبلیغ تکبیرات و انتقالات امام جیسے منصب شریف و جلیل سے ضرورت و حاجت کے وقت کثیر جماعتوں میں کام لیا ہی جاتا رہا اور ضرورت و حاجت پوری ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ یہ تبلیغ بھی داخل عبادت ہے اسے چھوڑنا اور ضرورت کے لئے اسے استعمال نہ کرنا کتنی حماقت وجہالت ہے اور لاؤڈ اسپیکر میں صرف کتنا بد اسراف ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے **وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ** یعنی وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (یعنی وقت پر ادا کرتے ہیں کوئی نماز قضا نہیں کرتے اور کبھی کسی عذر شرعی سے قضا ہو جائے تو اسے ادا کر لیتے ہیں اور فضول باتوں سے بچاتے ہیں، ایسے ہی لوگ فردوس کے وارث ہیں اور فردوس میں ہمیشہ رہیں گے۔

چونکہ نماز اہم ترین عبادت ہے اسے عبادت ہی کی طرح ادا کرنا چاہئے اور اجتماعات و مجالس کی طرح لاؤڈ اسپیکر کے شور و شغف سے پاک رکھنا چاہئے۔ قرآن عظیم کی سورہ ماعون میں **هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ** کے متعلق در منثور میں

---

[۱] تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۲۶۱۔ امجدی

ہے۔ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ قال مجاهد لاهون یعنی مجاہد نے ساھون کا مطلب لاھون فرمایا ہے (اخرج ابن مریم و ابن المنذر و ابن ابی حاتم عن مجاهد) یعنی اپنی نمازوں کو لہو اور کھیل بناتے ہیں یوں بھی اس کھیل تماشے اور باجے سے نماز کو بچانا اور محفوظ رکھنا چاہئے۔

عیدین، جمعہ اور ہر نماز و عبادت کی روح خشوع و خضوع ہے جسے سکون و اطمینان کے ساتھ طریقہ مسنونہ و متوارثہ کے مطابق ادا کرنا تقاضائے عبدیت و ادائے حق ربوبیت ہے جو کام یا چیز مخل خشوع و خضوع و سکون و اطمینان ہو اس سے احتراز لازم ہے۔ لاؤڈ اسپیکر ہو یا کچھ اور۔

اگر کوئی کہے کہ مبلغ تو صرف تکبیرات انتقالیہ کی تبلیغ کرتا ہے قرأت کی آواز نہیں پہنچا سکتا۔ لاؤڈ اسپیکر اس ضرورت کے لئے استعمال کرتے ہیں کہ امام کی آواز سارے مقتدیوں تک پہنچے۔ ایسا کہنا اور خیال کرنا زیادتی ہے اور یہ اس کی نادانی ہے۔کہ وہ اسے ضرورت سمجھ رہا ہے۔ حالانکہ شرعی نقطۂ نگاہ سے یہ بالکل غیر ضروری ہے۔ اگر سارے مقتدیوں تک قرأت کا پہنچنا ضروری ہوتا تو شارع نے اس کا بھی کوئی طریقہ مقرر فرمایا ہوتا۔ حسب ارشاد قرآن حکیم اليوم اكملت لكم دينكم میں نے تمہارے دین کو آج مکمل فرما دیا۔ دین کامل و مکمل میں کوئی ایسی کمی اور نقص نہیں جسے اب یا کبھی کسی طرح پورا کرنے کی حاجت ہو۔ خود امام کے لئے میانہ روی کا حکم ہے کہ قرأت میں آواز نہ بہت بلند کرے نہ بہت پست اللہ عزوجل نے حضور اکرم ﷺ کو ارشاد فرمایا۔ ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذالك سبيلا یعنی اپنی نماز میں آواز نہ بلند کیجئے نہ بالکل پست اور درمیانی راہ اختیار کیجئے۔ حدیث شریف میں ہے حضور اکرم ﷺ ایک رات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے حضرت صدیق پست آواز میں تلاوت فرما رہے ہے۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ

نہایت بلند آواز سے تلاوت فرمارہے تھے۔ حضور ﷺ نے دونوں سے وجہ پوچھی۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ اسمعت من اناجیه یعنی میں جس سے مناجات کرتا ہوں اسے سناتا ہوں اوروں سے کیا کام۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی **اطرد الشیطان و اوقظ الوسنان** یعنی میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتا ہوں، یعنی یہاں تک آواز پہنچے گی شیطان بھاگے گا اور تہجد ادا کرنے والوں میں جس کی آنکھ نہ کھلی ہو وہ جاگ کر تہجد ادا کرے گا، اس لئے اس قدر بلند آواز سے تلاوت کرتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ **کلکم قد اصاب** تم سب ٹھیک خیال پر ہو۔ مگر اے صدیق تم قدرے آواز بلند کرو اور اے فاروق تم قدرے پست کرو۔ (از ملفوظ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ بقدر حاجت) فاروق اعظم کی کتنی محمود نیت تھی۔ پھر بھی حضور ﷺ نے انہیں آواز قدرے پست کرنے کو ہدایت فرمائی۔

جہاں تک امام کی آواز تکبیر وغیرہ پہنچ رہی ہے وہاں تک مبلغ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ امام کی معتدل آواز ہی اگر مقتدیوں کے لئے کافی ہو تو مبلغ کی حاجت نہیں۔ جب جماعت کثیر ہو تو جہاں تک امام کی آواز کافی ہو اس کے بعد سے مبلغ کے ذریعہ سنت صدیقی پر عمل کر کے حسب ضرورت مبلغ قائم کئے جائیں اور امام یا مبلغ حاجت سے زیادہ ہرگز آواز بلند نہ کریں۔ عید گاہ ہو یا مسجد یا میدان کہیں بھی اعتدال شرعاً و عقلاً محمود و محبوب و مطلوب و مرغوب ہے۔ بے اعتدالی نامحمود و سخت معیوب ہے۔ بے حساب چیخنا، بے تک چلانا بیہودہ کام ہے۔ مسجد میں چلانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا **جنّبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم اوکما قال علیه الصلاۃ والسلام**[1]

---

[1] السنن الکبیر للبیہقی جلد ۱۰ ص ۱۰۷۔ امجدی

جب مسجد میں اس کی ممانعت ہو تو اس گلے پھاڑ لاؤڈ اسپیکر کی بیہودگی کا نماز میں رب قہار و جبار کے حضور میں ہونا کتنی شنیع بات ہے۔ مبلغوں کی کان پھاڑ آواز کی کثرت ایک شور برپا کردیتی ہے۔

امام ہی کا وقت خطبہ و قرأت ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے اور ان کا حد سے زیادہ چلانا بھی سخت معیوب اور ناحق اپنی جان کو تعب میں ڈالنا ہے۔ اور یہ ہر عاقل کے نزدیک بھی شدید عیب ہے اور اگر مقصود ریا ہے جب تو ظاہر ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم۔

تنبیہ ذوی الافہام کی اوپر عبارت گزری **فلابد معه من اجتناب ما احدثه جهلة المبلغين الذين استولت عليهم الشياطين من منكرات ابتدعوها**

وہیں علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں: **و من ذٰلك رفعها الصوت زيادة على قدر الحاجة بل يكون المقتديون قليلين يكتفون بصوت الامام فيرفع المبلغ صوته حتىٰ يسمعه من هو خارج المسجد و قد صرح لى السراج بان الامام اذا جهر فوق حاجة الناس فقد اساء فكيف بمن لا حاجة اليه اصلاً** یعنی بعض جہلا نے استیلا شیاطین کے سبب جو منکرات و بدعات و محدثات اپنے کثرت جہل و قلت عقل اور احکام الٰہیہ کے عدم امتیاز اور قرب الٰہی سے بعد اور دنیاوی نام آوری کے لئے اختراع کئے اور جن سے اجتناب اور بچنا ضروری ہے ان میں سے ایک آواز کو حاجت سے زیادہ بلند کرتا ہے کہ کبھی مقتدی اتنے ہی ہوتے ہیں کہ ان کے لئے امام کی آواز ہی کافی ہوتی ہے اور مبلغ اتنی دور سے چلاتے ہیں کہ ان کی آواز مسجد سے باہر کے لوگ بھی سنتے ہیں۔ جہاں تک ایک مبلغ کی آواز پہنچے وہاں تک دوسرا مبلغ نہ ہو۔ پہلی ہی صف میں مبلغ ہوتا ہے اور پھر اور صفوں میں بے ضرورت کتنے مبلغ بن جاتے ہیں۔ جب بے

ضرورت مبلغ کا قیام اسائت ہے تو ان مبلغوں کی اس بے تکی چلاہٹ آس پاس کے مقتدیوں کے لئے سخت باعث اذیت اور یہ چلاہٹ لوگوں کے خشوع و خضوع کی بربادی کی علت ہے اور سبب انتشار ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی یہ بدعت عظیم شناخت ہے۔ سراج میں تصریح ہے کہ امام نے مقتدیوں کی حاجت سے زیادہ زور سے آواز بلند کی تو اس نے برا کیا، بلکہ حضرت امام ابن الہمام صاحب فتح القدیر بالغ مرتبہ اجتہاد نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ صیاح ملحق بالکلام ہے تو لاؤڈ اسپیکر کی شناعت کا کیا جو بے محل اور قطعی بے حاجت ہے۔ بلند آواز جو ضرورت سے زیادہ ہو جب سوئے ادب ہے اور جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور اقدس ﷺ کے حضور ایسے جہر اور بلند آواز سے قرآن عظیم نے ممانعت فرمائی۔ **لاتجهروا له بالقول** اس سے معلوم ہوا کہ بڑوں کے سامنے ضرورت سے زیادہ بلند آوازی سوء ادب ہے اور اس سے مبلغوں کا ضروت سے زیادہ تکبیر کے وقت چلانے کی بدترین شناعت ظاہر ہوئی۔ اور پھر حالت نماز میں حضور خداوندی میں ایسا چلانا کتنا بد ہے اور اگر اظہار صناعات نغمیہ کے لئے راگ راگنی پر مشتمل ہو جب تو معاذ اللہ، اس کی شناعت کا کیا کہنا العیاذ باللہ۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامی نے تبلیغ خلف الامام کے سلسلہ میں جو تحقیق فرمائی، اس سے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی شناعت بالکل واضح ہے۔

اگر کوئی احمق جاہل، وہابی کی طرح اس کے قرآن و حدیث یا ائمہ کی ممانعت کا جزئیہ طلب کرے تو اس کا منہ بند کرنے کے لئے بھی علامہ شامی قدس سرہ نے اپنی کتاب میں فرمایا۔ اسے بھی نقل کردینا مناسب ہے تنبیہ ذوی الافہام کے آخر میں توضیح و تصریح فرمادی **ليس كل مسئلة مصرحا بها فان الوقائع والحوادث تتجدد بتجدد الازمان ولو توقف على التقرا بكل حادثة لشق الامر على العباد بل يذكرون قواعد كلية تندرج فيها مسائل**

جهبته فیجوز للمفتی استخراجها من ذالك یعنی ہر مسئلہ ایسا نہیں جس کی تصریح کی گئی۔ کیوں کہ وقائع و حوادث زمانہ کے تجدد سے نئے نئے پیدا ہوئے ہیں۔ تو اگر ہر مسئلہ کو تصریح پر موقوف رکھا جائے تو بندوں پر امر شاق ہو جائے۔ بلکہ فقہاء قواعد کلیہ بیان فرمادیتے ہیں جن میں مسائل جزئیہ حادثہ کا حکم مندرج ہوتا ہے تو مفتی کے لئے جائز ہے کہ قواعد کلیہ سے مسائل جزئیہ کو نکالے۔ اس کے چند سطور کے بعد حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ کی شرح ہدایہ ابن العماد سے نقل فرمایا **ان المسائل المدونة فی الفقه لما یتکلمون علیها من حیث کلیاتها لا من حیث جزئیاتها فلا یقال فی الجزئیات التی انطبق علیها احکام الکلیات انها غیر منقولة ولا مصرح بها** یعنی فقہ کے مدون و مرتب مسائل میں فقہا کلیات کی حیثیت سے کلام کرتے ہیں۔ جزئیات کی حیثیت سے نہیں تو ایسے جزئیات جن پر کلیات کے احکام منطبق ہوں ان جزئیات کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ جزئیات غیر منقولہ اور غیر مصرح ہیں۔

ان واضح ارشادات و تصریحات کے پیش نظر آخر میں علامہ ابن عابدین نے تنبیہ ذوی الافہام میں مبلغین و مکبرین کے عین نماز میں منکرات و قبائح متعارفہ کے متعلق جو فرمایا وہی کلمات بعینہٖ حرف بہ حرف لاؤڈ اسپیکر کے نماز میں استعمال پر منطبق ہیں۔ **هذا الذی ذکرنا من المنکرات التی یفعلها المبلغون بنذة من قبائحهم التی تعارفوها فی نفس الصلاة** یعنی یہ جو ہم نے ذکر کیا ان منکرات کا جنہیں مبلغ کرتے ہیں یہ ان قباحتوں، بدیوں، برائیوں سے کچھ ہیں جن کو انہوں نے متعارف کر رکھا ہے نماز کے اندر مزید برآں طریقہ محمدیہ[1] میں ہے۔ **اذا تردد فی شیٔ بین لکونه سنة و بدعة فترکه لازم** اس کی شرح حدیقہ ندیہ میں ہے۔ **وما تردد بین البدعة و السنة ترکه لان ترك البدعة لازم واداء السنة غیر لازم** یعنی جس امر کے سنت اور بدعت ہونے میں تردد ہو تو

---

[1] جلد اول ص ۱۴۸ مطبوعہ استنبول، ترکی۔ امجدی

اسے ترک کرے کہ بدعت کا ترک کر دینا لازم ہے اور سنت کا ادا کرنا لازم نہیں جب بحالت تردد ترک بدعت لازم، تو لاؤڈ اسپیکر کا نماز میں استعمال تو یقینی بدعت محرمہ ہے کہ رفع سنت قدیمہ ہے اور یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہے جس میں ذرا بھی شک و تردد کی گنجائش نہیں کہ لاؤڈ اسپیکر کی ایجاد لہو و لعب میں استعمال کے لئے ہوئی۔ یورپ کے تھیٹروں، کلبوں اور ڈانس گھروں میں اور گانے بجانے میں اس سے کام لیا جاتا رہا۔

اس کے نماز میں استعمال سے ایک سنت عظیمہ و شریفہ، سنت صدیقی، تبلیغ خلف الامام پر سخت ضرب پڑتی ہے۔ نماز میں اس کا استعمال بہت سے مفاسد کا مجموعہ ہے۔ اس لئے فقیر کے نزدیک نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع اور اس پر ان کی نماز ناجائز جو بھی اس کی آواز پر نماز پڑھیں۔

ھٰذا ماعندی واللّٰہ تعالٰی اعلم و علمه عز مجده اتم و احکم فنسال اللّٰہ تعالیٰ دوام التوفیق والھدایة الی اقوم الطریق وان یوفقنا لاتباعه والقیام علی السنة فی الصلاة و سائر العبادات و یحفظنا من الخطا والخلل ویحمینا من الزیغ والزلل و یرزقنا الاخلاص فی القول والعمل و احسن ختامنا عند انتهاء الاجل و صلی اللّٰہ تعالیٰ وسلم و بارك علی سیدنا و مولانا محمد مظهر لطفه الاکمل و نور عرشه الاجمل علیٰ اٰله واصحابه ذوی المقام الاعز والاجل قد فرغت عن تسرید هٰذا الفتویٰ یوم الجمعة ثمان و عشرین من الشهر الفاخر الربیع الآخر سنة الف و ثلث مائة و تسعین والحمد لله رب العالمین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سید الاولین والآخرین سیدنا مولانا محمد رسول اللّٰہ صادق الوعد الامین و علیٰ آله و صحبه الطیبین الطاهرین آمین

الفقیر عبدالباقی

محمد برہان الحق القادری

تصدیق

فاضل نوجوان ، واعظ شیرین بیان، خطیب ابن الخطیب مولانا سید شاہ محمد مدنی میاں اعزہ اللہ تعالیٰ و زاد خلف سعید شہنشاہ خطابت منبع رشد و ہدایت حضرت علامہ محدث اعظم ہند قدس سرہ العزیز کچھوچھہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز نہیں۔ اور اس سے (۲) امام کی تکبیرات انتقالیہ سنکر رکوع و سجود کرنے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں۔" ان دونوں امور مذکورہ کی وضاحت صرف زیر نظر تالیف "صیانۃ الصلوات" ہی میں نہیں دیکھی بلکہ ان سے متعلق بہت سے اکابرین اہل سنت اور عمائدین دین اسلام کے ارشادات کو بھی دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ سارے اکابرین و عمائدین وہ مقام رکھتے ہیں جن کی اطاعت ہی میں صلاح و فلاح اور احتیاط و نجات ہے۔ ہم جیسوں کے لئے تو ان کی اطاعت واتباع کے سوا چارہ کار نہیں۔ یہ تو ان کی ذرہ نوازی اور کرم فرمائی ہے کہ اپنے ارشادات کی تائید و تصدیق ہم جیسوں سے بھی چاہتے ہیں حالانکہ ان کے ارشادات کو نہ تو اس تائید و تصدیق کی ضرورت ہے اور نہ کسی کی عدم تائید سے نقصان و السّلام علی من اتبع الھدیٰ

محمد مدنی اشرفی جیلانی غفرلہ

۲۵؍اکتوبر ۱۹۷۳ء

تصدیق

مولانا قاری عبدالرحیم صاحب، کانپور

کتاب صیانۃ الصلوات ان حضرات کے لئے جو نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کے حق میں ہیں اور جدید تقاضوں کو آنکھیں بند کر کے دیکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کتاب صراط مستقیم ثابت ہوگی۔ بلاشبہ اس کتاب نے وقت کی ایک اہم ترین اور شدید ضرورت کو پورا کیا ہے۔

اگر مصنف کے نزدیک کوئی صورت ایسی بھی ہے جو بروئے کار لانے سے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال صحت نماز کے منافی نہ ہو تو آئندہ ایڈیشن میں اس کا اظہار کر دینا مناسب ہے۔ **فالحکم والجواب الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

فقیر عبدالرحیم قادری رضوی

۱۸ر شوال المکرم ۱۳۹۳ھ

مکتبہ رحیمیہ، طلاق محل، کانپور (یوپی)

تصدیق و تقریظ

حامی سنت، واقف اسرار شریعت، نائب مفتیٔ اعظم ہند مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب دام بالمعالی والمواجب شیخ الحدیث جامعہ عربیہ انوار القرآن بلرامپور، ضلع گونڈہ مع تصحیح مولانا محمد اسلم صاحب بستوی و مولانا غلام محمد صاحب

برادران ملت: قاطع بدعت حضرت مولانا الحاج شاہ عبدالباقی برہان الحق دامت برکاتہم العالیہ، مفتیٔ اعظم مدھیہ پردیش کا مصنفہ رسالہ مبارکہ **صیانۃ**

الصلوٰۃ عن حیل البدعات کے مطالعہ سے یہ خادم مشرف ہوا۔ جس میں حضرت موصوف مدظلہ العالی نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا مفسد نماز ہے۔ حضرت مخدوم گرامی دامت برکاتہم اس دور کے صف اول کے عمائدین ملت میں بہت ہی ممتاز فرد ہیں۔ آپ کا علم و فضل، ذہانت، ذکاوت، فقاہت، دیانت مسلم الثبوت ہے اور کیوں نہ ہو، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حضرت موصوف کو قرۃ عینی درۃ زینی سے مخاطب فرمایا۔ برہان الحق خطاب عطا فرمایا۔

حضرت موصوف کا ارشاد ہمارے لئے حجت ہے اور کافی وافی حجت۔ اس رسالہ میں بہت عرق ریزی کے ساتھ لاؤڈ اسپیکر کی ساخت کو سامنے رکھ کر دلائل شرعیہ کی روشنی میں لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کے مفسد نماز ہونے کو مبرہن فرمایا ہے۔ حضرت مصنف کے فتویٰ کے بعد یہ مسئلہ ہم جیسے عوام کی تصدیق سے قطعاً مستغنی ہے لاعطر بعد العروس۔ مگر تعمیل ارشاد کے لئے یہ سطریں حاضر ہیں۔

یہ خادم مدت مدید تک لاؤڈ اسپیکر کی ساخت اور اقتداء کی حقیقت پر غور کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچا ہے کہ واقعی لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتداء تلقن من الخارج ہونے کی وجہ سے مفسد نماز ہے۔ اسے بار بار اپنے متعدد فتاویٰ میں دلائل و براہین سے ثابت کرچکا ہوں جن کا خلاصہ یہ ہے:

قطع نظر اس کے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز عین آواز متکلم ہے یا غیر۔ اتنی بات یقینی اور اول بدیہات سے ہے کہ لاؤڈ اسپیکر، متکلم کی آواز پر غیر معمولی اثر ڈالتا ہے جس کی وجہ سے لاؤڈ اسپیکر کی آواز متکلم کی آواز سے کئی گنا زیادہ بلند اور زور دار ہو جاتی ہے۔ متکلم کی آواز پر لاؤڈ اسپیکر کے اس خارجی اثر نے اس کو کم از کم حکماً غیر آواز متکلم کردیا ہے۔ اس کی نظیر "صدی" آواز بازگشت ہے بربنائے تحقیق "صدی" اگرچہ متکلم ہی کی آواز ہے۔ مگر فقہا نے ارشاد فرمایا ہے کہ صدی سے آیت سجدہ سن کر سجدۂ تلاوت واجب نہیں۔ اس لئے کہ یہ قرأت نہیں محاکاۃ

ہے۔ غنیہ میں ہے **ولو سمعها من الطائر او الصدی لاتجب لانه محاکاة ولیس بقراۃ** طحطاوی علی المراقی صفحہ ۲۶۴ میں ہے **لااجابة فی الصدی و انما هو محاکاة۔**

ہر مصنف عاقل غور کرے کہ صدی میں آواز پہاڑ وغیرہ سے ٹکرا کر پلٹی تو محاکاۃ ہو گئی۔ کیوں؟ صرف اس وجہ سے کہ پہاڑ وغیرہ خارجی چیز آواز پر اثر انداز ہوئی۔ اگر صدی صرف ایک خارجی اثر سے متاثر ہونے کی وجہ سے محاکاۃ ہے تو لاؤڈ اسپیکر کی آواز بدرجہ اولیٰ محاکاۃ ہو گی۔ اس لئے کہ صدی پر صرف ایک خارجی اثر پڑا ہے اور لاؤڈ اسپیکر نے تو متکلم کی آواز پر کئی کئی طرح سے پورا پورا اپنا اثر ڈالا ہے۔ اول آواز متکلم کے منہ سے مائک میں گئی۔ دوم مائک نے اسے بجلی کے کرنٹ کے ذریعہ تاروں میں بھیجا۔ سوم بجلی کے تاروں سے ایم پلی فائر میں گئی۔ چہارم ایم پلی فائر نے آواز کو اپنے آلات کی قید میں لے کر اس پر اپنی قوت بھر اثر ڈالا۔ پنجم پھر ایم پلی فائر نے اسے بجلی کے تاروں میں پہنچایا۔ ششم ان بجلی کے تاروں نے اسے ہارن کے حوالے کیا۔ ہفتم اب ہارن نے آواز کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں کرنے کے بعد بقوت ہوا میں پھینکا۔ تو سامعین کے کانوں میں پہنچی۔ اس بنا پر لاؤڈ اسپیکر کی آواز کے بارے میں کسی قسم کے ادنیٰ سے بھی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ یہ ضرور بالضرور یقیناً حتماً بلاشبہ حکماً محاکاۃ ہے۔ قرأت ہرگز ہرگز نہیں۔ اس لئے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی تکبیر، تکبیر نہیں محاکاۃ ہے۔ لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی تکبیر پر اقتدا کرنے والا یقیناً خارج سے تلقن کر رہا ہے۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تلقن من الخارج مفسد نماز ہے۔ اس وجہ سے لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا کرنے والوں کی نماز قطعاً فاسد کالعدم۔

حضور مفتی اعظم مدھیہ پردیش نے رسالہ مذکورہ تصنیف فرما کر مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ آج کل تجدد پسندی کی وجہ سے نمازوں میں لاؤڈ اسپیکر کا

استعمال وبا کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ اس کے باوجود کہ متعدد جگہ بارہا لاوڈ اسپیکر فیل ہو جانے کی وجہ سے نمازوں میں گڑبڑی ہوئی مگر لوگ نہیں مانتے، یہ مشین پرست شوقین اس رسالہ کو دیکھیں سعادت ازلی گر دستگیری کرے تو نمازوں میں لاوڈ اسپیکر استعمال کر کے مسلمانوں کی نمازیں برباد کرنے کے وبال سے بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔

اللہ عزوجل حضرت برہان ملت دامت برکاتہم العالیہ کو اسلام و مسلمین کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے اہل سنت و جماعت کو پیش از پیش متمتع فرمائے اور ان کا ظل عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و صحبہٖ اجمعین و بارك وسلم واللہ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احکم

دستخط

کتبہ جامعہ عربیہ انوار القرآن
بلرام پور ضلع گونڈہ
۷ار شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

مہر

الجواب صحیح، محمد اسلم بستوی غفرلہ
خادم جامعہ عربیہ انوار القرآن بلرام پور ضلع گونڈہ

احق ان یتبع کتبہ

الفقیر محمد عبد الرشید غفرلہ خادم دار الافتاء جامعہ عربیہ اسلامیہ، ناگپور

مہر

مہر

ضروری گزارش

صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات کا دوسرا ایڈیشن بعض علمائے کرام مفتیان عظام فیوضھم کی تصدیقات کے ساتھ بمبئی کے نوجوانان اہل سنت وابستگان دامن رضویت کے اہتمام سے شائع کیا جارہا ہے۔ رسالہ مبارکہ کے متعلق بعض علماء نے حضرت مصنف عم فیضہ سے کچھ تنقیدی سوالات کئے تھے جن کا مدلل جواب ان علماء کو بھیج دیا گیا ہے۔ وہ سوالات وجوابات اور آئندہ جو تصدیقات آئیں گی وہ انشاء اللہ تیسرے ایڈیشن میں شائع کردی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نوجوانان بمبئی کی ہمت واستقامت میں برکت عطا فرمائے اور اشاعت حق میں ان کی اس مبارک سعی وکوشش کو شرف قبولیت بخشے۔ دعاگو محمد محمود احمد رضوی سلامی غفرلہ،

مہتمم دارالافتاء علیہ الاسلام دارالسلام

جبل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ و سلما صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات تصدیقات علمائے کرام و مشائخ عظام و مفتیان ذوی الاحترام۔

تصدیق

حضرت فیض درجت عالی منقبت اشرف السادات الکرام، مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف صاحب عم فیضہ ودام فضلہ زیب سجادہ سلسلہ مقدسہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات کا مطالعہ کیا فاضل مصنف کے فقیہانہ اور متکلمانہ اسلوب بیان نے بہت متاثر کیا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی اس نیک کوشش کا انہیں اجر عطا فرمائے اور ان کے سایہ علم وہدایت کو جملہ اہل اسلام پر دراز فرمائے۔ آمین

فقط

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
کچھوچھہ شریف، ضلع فیض آباد
۱۶ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ
۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۳ء
یوم دو شنبہ

مہر

مہر

تقریظ لطیف و تصدیق منیف

اعلیٰ حضرت امام اهل سنت مفتی اعظم هند مولانا الحاج الشاه مصطفی رضا خاں صاحب بریلوی متع اللّٰه تعالیٰ المسلمین بفیضه الصوری والمعنوی

۷۸۶

الحکم الحکم الجواب الجواب، حضرت المجیب سلمه القریب المجیب الحفیظ الرقیب قد اصابه بعون اللّٰه العزیز الوهاب واللّٰه تعالیٰ عز جلاله و عم نواله اعلم بالصواب

فی الواقع کوئی بھی صورت سمجھی جائے اصل آواز کی بجائے اس کی نقل دور کے لوگ سنیں یا یہی کہ اصل آواز ہی انہیں پہنچی مگر خود امام کی قوت سے نہیں پلٹی۔ یہ پلٹی ہوئی آواز دوسری قوت سے پہنچی، اعتبار اس کا ہے جو بلاشرکت غیر سے پہنچے۔ امام کی قوت سے جو فضا میں خلاء پیدا ہو امام کی آواز اس کی قوت سے جن لہروں نے اپنے کاندھوں پر لیا وہ لہریں ٹکراتے ہی ختم ہو گئیں۔ اس ٹکر سے دوسری لہریں پیدا ہوئیں جو اس آواز کو لے کر آئیں اور سامعین کے کانوں تک ان لہروں پر آواز پہنچی۔

بہر صورت اس پلٹی ہوئی آواز کی اقتدا درست نہیں جو کسی وقت بھی محض اس پلٹی آواز پر کاربند ہوں گے ان کی نماز نہ ہوگی اور واقعی ایک صورت میں لاؤڈاسپیکر کا استعمال سمت کا رافع ہے اور ایک صورت میں نہیں۔ اس میں صرف

اسراف، جس سے شریعت مانع ہے۔

جناب مجیب دام فعلہ و عم فیضلہ نے اس حق کی خوب تحقیق فرمائی۔
فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرا الجزاء واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ
۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ

مہر

محمد اعظم ٹانڈوی غفرلہ

ریاض احمد چھپروی غفرلہ
خادم رضوی دار الافتاء محلہ سوداگران، بریلی شریف

ماشاء اللہ مفتی اعظم مدھیہ پردیش کا فتویٰ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم مدظلہ کی تصدیق و تقریظ کے بعد ہم جیسے خوشہ چینوں کے تصدیق سے بالاتر ہے۔ ہاں یہ میرے لیے باعث فخر ہے کہ اس تحریر منیر کے ذیل میں اس خادم کا بھی نام ہو۔ **فالجواب الجواب واللہ اعلم بالصواب**

محمد محمود احمد غفرلہ

الفقیر محمد محمود الحق قادری الرضوی اسلامی الجبلفوری غفرلہ
۱۸ر ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ

بحمدہ تبارک وتعالیٰ

کہ یہ رسالہ اتبعوا السواد الاعظم کی پیروی کی دعوت دینے والا اور مسلمانان اہلسنت کی نمازوں کو فساد سے بچانے والا اور ان کو لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے روکنے والا اور لاؤڈ اسپیکر کے شرعی ممنوع فی الصلاۃ ہونے کو روز روشن سے زیادہ واضح تر فرمانے والا۔

مسمیٰ بنام

التفصیل الانور فی حکم لاؤڈ اسپیکر

معروف بہ

تحقیق الاکابر لاتباع الاصاغر

مرتبہ

حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی محلّہ منیر خاں، پیلی بھیت

ناشر

مرکز اہلسنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

نام کتاب: التفصیل الانور فی حکم لاوڈا سپیکر

معروف بہ تحقیق الاکابر لاتباع الاصاغر

مرتب : حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی، پیلی بھیت شریف

باہتمام : کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی۔۶

فون: 3243187

باردوم : ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۱ء

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال
ہرگز ہرگز درست نہیں

مشائخ ملت اسلامیہ وعلمائے اہلسنت کی تحقیقات

اہلسنت وجماعت کے موجودہ ومرحوم وہ تمام اکابر ومشاہیر علماء وفضلا اور محققین و پیشوائے دین خصوصاً سیدنا اعلحضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری قدس سرہٗ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وعنا بہم کے محبوب خلفاء وجانشین ودیگر اکابر علماء مثلاً حضور پر نور مرشد برحق حامی سنت ماحی بدعت حضرت سیدی مرشدی شاہ مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب زیب سجادۂ عالیہ آستانہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ وحضرت صدر الشریعہ مولانا مولوی امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ وحضرت صدر الافاضل مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ وحضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد حشمت علی خاں صاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ جن پر جماعت کو ناز ہے اور ان کے علم وفضل وتحقیق وعلو مقام وشخصیت اور ان کی بصیرت دینی وعلمی ودیانت وصداقت پر پورا پورا اعتماد واتفاق ہے اور جن کے احسانات عظیمہ کی جماعت ممنون ہے۔ وہ سب حضرات اور دیگر حضرات علمائے کرام ومفتیان ذوی الاحترام سب کے سب اس شرعی فیصلہ پر متفق ہیں کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع وناجائز اور مفسد نماز ہے۔

فقیر محمد عمران قادری رضوی مصطفوی غفرلہ ربہ المولی القوی

محلہ منیر خاں، پیلی بھیت شریف

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز درست نہیں

حضور پرنور مرشد برحق حامی سنت ماحی بدعت حضرت سیدی و مرشدی شاہ مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ کے بصیرت افروز دو اور فتوے۔

مرسلہ:- فقیر مرتب کتاب ہذا مورخہ ۸؍ شوال المکرم ۱۳۷۵ھ

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام و مفتیان شرع عظام دامت برکاتہم القدسیہ مسائل ہذا میں؟

(۱) زید یہ کہتا ہے کہ پیلی بھیت، بریلی، مراد آباد صرف ان تین شہروں میں لاؤڈ اسپیکر سے نماز نہیں ہوتی ہے اور یہاں کے علماء منع کرتے ہیں اور تمام جگہ بمبئی، دہلی، لاہور، کراچی وغیرہ میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہوتی ہے اور وہاں کے علماء منع نہیں کرتے نیز زید یہ بھی کہتا ہے کہ کچھ علماء منع کرتے ہیں اور کچھ علماء منع نہیں کرتے ہیں، یہ بھی ہمارے لیے رحمت ہے اور حدیث شریف اختلاف علماء امتی رحمتی پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ از روئے شرع زید کے اس قول کا کیا جواب ہے؟

(۲) زید یہ بھی کہتا ہے کہ مدینہ طیبہ و مکہ معظمہ وغیرہ میں بھی لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہوتی ہے اس کا کیا جواب ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:- مجتہد فی مسائل میں اختلاف مجتہدین ضرور رحمت ہے کہ ان میں حق دائر ہے ہر فریق اپنے کو حق پر یقین کرتا ہے مگر وہ دوسرے مذہب کو غلط و باطل نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کو صواب جانے گا محتمل خطا.... دوسرے مذہب کو محتمل صواب

اور ہر ایک دوسرے کو مثاب مانے گا۔ ایسے مسائل جن میں ایک صحیح دوسرا یقیناً غلط و باطل، یہ اختلاف رحمت نہیں نرا زحمت۔ بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت کے لوگوں کا حال ہی ان صاحب کو معلوم ہوا، ہندوستان و پاکستان پھر اور ممالک سب کا حال انھیں کیونکر معلوم ہو گیا، لاہور، دہلی اور کراچی کے دو چار چھ لوگوں کا حال معلوم ہوا کہ وہ جواز کے قائل ہوئے ان کی طرح اور ملک و بیرون ملک کے سارے علماء کا علاوہ بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت کے علماء کے کیسے جانا پھر اگر بے تحقیق ایک رائے بہت سے ہر چار طرف کے ملک بھر کے اور بیرون ملک کے قائم کر لیں اور بعض محققین از روئے تحقیق اس کا خلاف ثابت کریں تو ظاہر ہے کہ جنھوں نے بے تحقیق کیے رائے قائم کی اور جواز یا ناجوازی کا قول کیا وہ قول محقق کے آگے کیا وقعت رکھے گا جو محقق قول ہے وہ ہی مقبول ہوگا غیر محقق مردود ہوگا۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ جو عمل افعال نماز سے نہیں جب کثیر ہوگا تو وہ مفسد نماز ہوگا، مائیکروفون میں آواز پہچاتے رہنا عمل کثیر نماز کے علاوہ عمل ہے اور کثیر لہذا مفسد اسے کون نہیں مانتا، دہلی والا ہو یا لاہور والا یا کراچی والا یا کہیں اور کا اور اگر ایک یا چند ایسے ہوں بھی تو اس کا خیال خام، نرا ناکام عند الخواص والعوام۔ لاؤڈ اسپیکر کی آواز وہی امام کی آواز نہیں مماثل آواز امام لاؤڈ اسپیکر کی آواز مثل آواز گنبد و چاہ ہے عین آواز امام نہیں اور مقتدی نماز میں غیر کی اتباع کرے یہ مفسد۔ اسے دہلی کا تسلیم نہیں کرتا یا لاہور کا یا کراچی کا اگر کوئی اس آواز لاؤڈ اسپیکر کو امام کی آواز خیال کرتا ہے تو اس کا خیال محض غلط ہے۔

(۲) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی دونوں حرم میں وہابی عقیدے کے امام ہیں دونوں جگہ دوکان دوکان ریڈیو کے گانے ہوتے رہتے ہیں، دونوں جگہ کے داڑھیوں کی کیا بری گت بناتے ہیں دونوں جگہ ابن سعود کی بڑی بڑی تصویریں بازاروں میں دوکان دوکان لٹکی ہوئی ہیں۔ اللہ الھادی وھو تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ

مسئلہ:- از جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار لائلپور

مرسلہ:- جناب مولانا مولوی سید زاہد علی صاحب!

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگانا شرعاً جائز ہے یا ممنوع و مکروہ ہے۔؟

الجواب:- وقت نماز لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز نہ ہو اگرچہ وہ ایسا ہو کہ خود آواز لے لیتا ہو اس میں آواز ڈالی نہ جاتی ہو اگرچہ تحقیق سے یہی ثابت ہو کہ اس سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ متکلم ہی کی آواز ہے۔ایک مذہب اس میں یہ بھی ہے کہ وہ آواز غیر ہے اس کو مرجوح رکھا جائے، اعتبار متکلم کی اس آواز کا ہے جو اس کے دہن سے نکلی اور فضا کی ہوا متحرک کرتی ہوئی بے کسی اور قوت دافعہ کے کان تک پہنچی، اس کی وہی آواز جو کسی قاسر سے ٹکرا کر سکون پا گئی اور اس قاسر کی ٹکر کی قوت سے جو متحرک ہو کر پلٹی اس کا نہیں، جیسے گنبد سے ٹکرا کر جو آواز پلٹی ہے یا کنوئیں کی پلٹی ہوئی آواز یا صحرا کی صدائے بازگشت نامعتبر ہے۔ آیت سجدہ پلٹی ہوئی آواز سے جسے مسموع ہو اس پر سجدہ اسی لیے واجب نہیں ہوتا کہ اب یہ تو پلٹی ہوئی آواز ہے۔یہ اگرچہ وہی دہن قاری سے نکلی ہوئی ہے مگر قاسر کے ٹکرانے سے یہ اس حیثیت کی نہ رہی اب قاسر کی ٹکر کی قوت سے کان تک پہنچی ہے یہ نہیں ہے کہ بجلی کی قوت سے فضا کی ہوائے قاسر جہاں تک دفع ہو گئی ہے بے کسی اور قاسر سے ٹکرائے ہوئے بے اس قاسر کی قوت دفع کے شامل ہوئے محض بجلی کے اس فعل سے کان تک پہونچی ہے۔ **ھذا ماعندی والعلم بحق عند ربی وھو تعالی اعلم**۔اعلی حضرت قدس سرہ کی کوئی عبارت ایسی نہیں ہے جس سے یہ سمجھا جائے کہ اعلی حضرت قدس سرہ کے نزدیک محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر انتقالات کرنے والے کی نماز درست ہے۔واللہ تعالی اعلم

فقیر مصطفٰے رضا قادری غفرلہٗ

تصدیقات حضرات علمائے کرام ومفتیان ذوی الاحترام

(۱) هذاحکم العالم المطاع وماعلینا الاالاتباع

فقیر ابولمحامد سید محمد غفرلہٗ اشرفی جیلانی (محدث اعظم ہند)

(۲) الجواب صحیح۔

ثناء اللہ الاعظمی غفرلہٗ

(صدر مدرس ومحدث دارالعلوم مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی)

(۳) هذاالحکم حکم الشریعة وخلافه باطل عند الشریعة هاانا مجیب الاسلام۔

نسیم اعظمی خادم دارالعلوم مظہر اسلام، مسجد بی بی جی بریلی شریف

۲۶؍صفر المظفر ۱۳۸۰ھ

(۴) لقد اصاب فیما اجاب والله ورسوله اعلم بالصواب جل جلالهٗ وصلی الله المولیٰ تعالیٰ اله واصحابه وسلم۔

فقیر عبید الحشمت محمد یعقوب قادری رضوی حشمتی دھانے پوری گونڈہ وارد حال پیلی بھیت شریف

(۵) الجواب صحیح والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلی الله تعالی علیه وعلی اله وسلم۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام ایم۔پی

(۶) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَاهُوَ بِالْهَزْلِ۔

فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ (خطیب وامام) جامع مسجد اہلسنت مدنپورہ، بمبئی ۸

(۷) ۷۸۶/۹۲ هذا هو الحق المبين والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلی الله تعالی علیه وسلم۔

فقیر ابوالوجاہۃ عبید الضیا محمد وجیہ الدین قادری رضوی ضیائی امانی غازی پوری غفرلہٗ المولی القوی ذنبہ المعنوی والصوری

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قادریہ ضیائیہ پیلی بھیت ۲۸؍صفر ۱۳۸۰ھ

(۸) الجواب صحیح۔

غلام محمد خاں غفرلہٗ، جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور نزیل بریلی شریف

(۹) الجواب صحیح۔

تراب علی خطیب جامع مسجد چمن گنج کانپور۔

(۱۰) ۷۸۶/۹۲ الجواب هو الصواب بعون الملك الوهاب۔

محمد شمس اللہ صدیقی بستوی مقیم حال پیلی بھیت۔

(۱۱) هذا ماظهر لی ایضالعل الله یحدث بعد ذلك امرا۔

الفقیر محمد حبیب الرحمٰن القادری غفرلہٗ

(مجاہد ملت صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت)

(۱۲) واشهد بذلك ان الجواب كذالك۔

بندہ محمد حبیب حسن غفرلہٗ، مدرس مدرسہ جامعہ اشرفیہ جامع مسجد سنبھل

(۱۳) ۷۸۶/۹۲ الجواب صحیح۔ والله تعالی اعلم وعلمه اتم واحکم۔

محمد نذیر احمد قادری رضوی

صدر مدرس مدرسہ آستانہ شیریہ پیلی بھیت شریف۔

(۱۴) الجواب صحیح۔

محمد جعفر غفرلہ، محلّہ محمد واصل متصل امام باڑہ پیلی بھیت

(۱۵) ان ھذاالاھو الصواب ولہ الاجر والثواب۔

فقیر محمد مشاہد رضاخاں قادری برکاتی رضوی حشمتی عفی عنہ

(۱۶) الجواب ھو الصواب۔

عبدالعزیز عفی عنہ (شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ)

(۱۷) الجواب ھو الصواب واللّٰہ تعالی اعلم بالصواب۔

فقیر عبدالحکیم اشرفی پورنوی

۴ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

(۱۸) باسمہ تعالی حامداً ومصلیاًومسلماً!

الجواب صحیح والصواب۔

محمد رجب علی قادری غفرلہٗ

(مفتی نانپارہ ضلع بہرائچ)

(۱۹) الجواب صحیح۔

تحسین رضاخاں غفرلہٗ مدرس مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف

(۲۰) الجواب حق والحق احق ان یتبع۔

خواجہ مظفر حسین مظہری رضوی

مدرس مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف۔

(۲۱) الجواب صحیح والمجیب مثبت۔

خواجہ ابوالقاسم اشرفی مدرس مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف۔

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق

حضرات علمائے اہلسنت وجماعت کے فتاوے مبارکہ

فتوی از حضرت مولانا مولوی محمد آل حسن صاحب سنبھلی دام ظلہم العالی

بیشک نماز میں اس آلہ (لاؤڈ اسپیکر) کا استعمال مکبرین والی سنت متواترہ کو مٹا دینے کی وجہ سے بدعت سیئہ ہے اور اجماع امت کے خلاف ہے۔

(محمد آل حسن اشرفی نعیمی سنبھلی غفرلہٗ العلی)

ھذا الجواب صحیح۔

سلامت اللہ اشرفی خادم جامعہ اشرفیہ کچھوچھ شریف

فتوی از حضرت مولانا مولوی سید محمد حسین صاحب مدظلہ العالی علی پور شریف

اگر مقتدی آلہ مکبر الصوت کی آواز پر تکبیر تحریمہ کی بنا اور نماز ادا کریں گے تو نماز فاسد واجب الاعادہ ہوگی۔ **والتلقن من الغیر مفسد لامحالۃ (عنایہ)**

تکبیرات امام کی تبلیغ کے لیے مکبرین مقرر کئے جائیں جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین سے ثابت ہے۔

سید محمد حسین عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیدان خلف الرشید امیر ملت مولانا حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

فتوی از حضرت مولانا مولوی غلام محمد صاحب مدظلہ العالی گولڑہ شریف

نماز کے اندر امام کے واسطے ایسے آلہ (لاؤڈ اسپیکر) کا استعمال کرنا بدعت سیئہ ہے۔ مقرر ہے کہ نماز میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے امام کی آواز کو دور دراز تک پہنچانے کے لیے مقتدیوں سے (مکبر) ہونا ضروری ہے اگر کوئی شخص نماز میں غیر شامل

امام کی آواز مقتدیوں کو پہنچائے اور وہ اس آواز پر امام کے ساتھ اقتدا کریں تو ہرگز صحیح نہیں ہوگی۔

غلام محمد عفی عنہ گولڑہ شریف

فتوی از حضرت مولانا مولوی خاں محمد صاحب مدظلہ العالی تونسہ شریف

"ایسے آلات کا نماز میں استعمال اصلا جائز نہیں" (ملخصا)

خاں محمد عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف

فتوی از حضرت مولانا مولوی عبد المنان صاحب مدظلہ العالی لاہور

لاؤڈ اسپیکر سے پیدا شدہ آواز پر امام کی اقتدا کرنے والے کی نماز ادا نہ ہوگی اور جب اس کی آواز سے فائدہ اٹھانے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی، فاسد یا باطل ہو جاتی ہے تو واجب ہے کہ اس آلہ کو جمعہ و عیدین وغیرہ میں استعمال کر کے نمازوں کو فاسد و برباد نہ کیا جائے۔ ورنہ امام و متولی و مجوز و معاون سب گنہگار ہوں گے۔ اور ان کے دیکھا دیکھی واسطہ در واسطہ قیامت تک جتنے لوگ اس فعل نامشروع برباد کنندہ نماز کا ارتکاب کریں گے ان سب کا گناہ بھی ان پر ہوگا اور مرتکبین کے گناہ میں سے کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه لاینقص ذلك من آثامهم شیئا۔

(رواہ مسلم، مشکوۃ جلد اول ص:۲۹)

عبد المنان مدرس و خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور۔

فتوی از حضرت ضیغم سنیت مولانا مولوی مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب مدظلہ العالی بمبئی۔

لاؤڈ اسپیکر کی آواز تحقیق (صفحہ :۱) سے ثابت ہوئی لہذا لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کرنے

والے کی نماز سرے سے باطل ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم
فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ربہ خطیب جامع مسجد اہلسنت مدن پورہ بمبئی ۸

فتوی از حضرت مولانا مولوی محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی اجمیر شریف

آلۂ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) کا استعمال نماز میں جائز نہیں نہ تکبیر مکبرین کی سنت کے قائم مقام یہ آلہ ہو سکتا ہے۔
محمد رفیع الدین دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

دو فتوے از حضرت صدر الشریعۃ مولانا مولوی مفتی حکیم شاہ امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ

سوال اول:- بمبئی کے اندر مسجد میں ریڈیو (لاؤڈ اسپیکر) پر خطبہ سنایا جاتا ہے جماعت بھی ہوتی ہے یہ جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب:- آلۂ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) سے خطبہ سننے میں کوئی حرج نہیں مگر اس کی آواز پر رکوع سجدہ کرنا مفسد نماز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(فتاوی امجدیہ جلد اول، ص: ۱۹۰)

سوال دوم:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عیدگاہ میں نماز یا خطبہ عید کے لیے محراب میں یا ممبر پر مائیکروفون (آلہ مکبر الصوت) لاؤڈ اسپیکر لگانا جائز ہے یا نہیں، لگانے والا شرعی مجرم ہے یا مستحق ثواب۔ امام عید کا آلہ مذکور پر نماز پڑھنا یا ممبر پر اپنے سامنے لگا کر خطبہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ تو ایسا کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا؟

جواب:- خطبہ کی حالت میں آلۂ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) لگانے میں کوئی

ناجائز اوراس کی آواز پر اقتدا غلط اور نماز مقتدی فاسد قرار دی ہے۔اور مفتی دہلی حضرت مولانا مولوی مظہر اللہ صاحب امام مسجد فتحپوری نے تواس کے عدم جواز پر ایسا مبسوط فتوی دیا جو رسالہ ہو گیا جس کا نام "قصد السبیل" ہے اس میں یہ ہے "اور یہ ظاہر ہے کہ یہ آلہ امام اور مقتدیوں کا غیر ہے اور امام کا غیر مقتدی کے قول پر اور مقتدی کا غیر امام کے قول پر عمل کرنا مفسد صلوۃ ہے۔پس آلہ کی آواز پر جو لوگ ارکان نماز ادا کریں گے ان کی نماز نہ ہو گی (قصد السبیل۔ ص:۱۰) اب اس سے زید کا یہ دعوی غلط ہو گیا کہ صرف چار شہروں پیلی بھیت، بریلی، مراد آباد اور کانپور کے علماء منع کرتے ہیں۔ رسالہ "امانت الاسلام" جو کراچی میں شائع ہوا ہے اس میں ہندوستان کے شہروں سے دہلی، سہارنپور، دیوبند، ڈھابیل ضلع سورت، اجمیر شریف، کچھوچھہ شریف، بھاولپور، مراد آباد، امروہہ اور تھانہ بھون کے فتوے چھپے ہیں جس میں اس کو منع کیا گیا ہے تو زید کا جھوٹ کس قدر ظاہر ہو گیا۔کہ صرف چار شہر کے علماء منع کرتے ہیں۔اس طرح اس کا یہ کہنا بھی افترا اور جھوٹ ہے کہ تمام پاکستان کے علماء اس کو جائز جانتے ہیں۔اسی رسالہ "امانت الاسلام" میں ملتان، تونسہ شریف، علی پور سیدان، گولڑہ شریف، لاہور، کراچی، جالندھر، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی اور لائلپور کے مفتیوں کے فتوے مطبوعہ موجود ہیں۔بلکہ مفتی پاکستان اور ۷۵ مفتیوں کے فتوے چھپ چکے جن میں انھوں نے اس کو منع کیا اور مفسد نماز قرار دیا۔تو زید کا یہ دعوی کہ لاہور، کراچی وغیرہ تمام پاکستان کے علماء اسکو منع نہیں کرتے، کس قدر صریح جھوٹ اور جیتا افترا اور کھلا ہوا بہتان ہے۔اب باقی رہا اس کا حرمین شریفین کا نام لینا تو یہ بھی علماء حرمین پر افترا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کوئی جواز کا فتوی ابھی تک نظر سے نہ گزرا، نہ سماعت میں آیا، اب رہا زید کا ان مقامات کے عمل کے استدلال کرنا تو عمل عوام ناجائز چیز کو جائز نہیں کر دیتا ہے۔کتنے ناجائز امور عوام کے معمول ہیں تو وہ محض عمل عوام کی بنا پر جائز نہیں ہو جاتے پھر زید کی ایک زبردست جہالت یہ ہے کہ پاکستان میں

حکومت اسلام ہے وہاں کے علماء نے کیوں نہیں کیا، اس نادان سے پوچھو کہ مفتیان پاکستان نے اس کی ممانعت میں فتوے لکھ دیئے، رسالے چھاپ دیئے، تو پھر منع کرنا کس طرح ہوتا ہے۔ ہم نے جو رسالہ "امانت الاسلام" کا نام پیش کیا ہے اس میں اکثر فتاوی علماء پاکستان ہی کے ہیں، اب آفتاب سے زیادہ طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ علماء بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت اور کانپور نے جس طرح لاؤڈ اسپیکر سے نماز جماعت کو منع کیا اسی طرح بکثرت علماء ہندوستان و مفتیان پاکستان نے بھی اس کو منع کیا، حتی کہ دیوبندی جماعت نے بھی اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا۔ تو زید سخت لغو گو، کذاب، افترا پرداز ثابت ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اس کو قبول حق کی توفیق دے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۳) زید یہ کہتا ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ میں جو نماز لاؤڈ اسپیکر سے ہوتی ہے وہ جس صورت سے وہاں پر ہوتی ہے وہ جائز اور نماز صحیح ہوتی ہے یعنی وہاں کے لاؤڈ اسپیکر بہت زیادہ قیمت کے ہوتے ہیں اور وہاں امام کے گلے میں ایک ہارن جو ہار کی شکل میں ہوتا ہے پڑا ہوتا ہے اور وہ کئی ہزار روپے کی قیمت کا ہوتا ہے یہاں کے لاؤڈ اسپیکر اس قیمت کے نہیں ہوتے جس قیمت کا وہاں پر وہ ہار ہوتا ہے اور وہ امام گردن میں ڈال کر نماز پڑھاتا ہے یہاں پر یہ نہیں ہے لہذا وہاں پر نماز لاؤڈ اسپیکر پر جائز و صحیح اور یہاں پر صحیح نہیں ہوتی لاؤڈ اسپیکر پر نماز اسی وجہ سے یہاں کے علماء منع کرتے اور ناجائز قرار دیتے ہیں اور وہاں پر وہاں کے علماء منع نہیں فرماتے، ناجائز قرار نہیں دیتے کہ وہ طریقہ نماز صحیح ہونے کا ہے شرعا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔؟

جواب:- زید کا یہ قول بھی انتہائی لغو و سراسر باطل ہے، لاؤڈ اسپیکر پر نماز نہ حرمین شریفین میں صحیح ہے نہ غیر حرمین میں۔ حکم شرع مقامات کے بدل جانے سے نہیں بدل سکتا، نہ لاؤڈ اسپیکر کا زائد قیمتی ہونا اور کم قیمت ہونا شرعا فرق کر سکتا ہے۔ ہر ذی عقل جانتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر جس طرح یہاں مکلف انسان نہیں، اسی طرح وہاں

بھی نہیں، جس طرح یہاں نمازی نہیں وہاں بھی نہیں، جس طرح یہاں آواز پہچانے کا آلہ ہے وہاں بھی اسی طرح ہے، یہاں اس کی آواز پر جس طرح نماز نہیں ہوتی وہاں بھی نہیں ہوتی، یہاں اقتدا کے لیے جو علت فساد ہے وہاں بھی وہی علت فساد ہے تو اب زید کا یہاں کے لاؤڈ اسپیکر میں اور وہاں کے لاؤڈ اسپیکر میں فرق کرنا جہالت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے۔اس کا کئی ہزار روپے کا قیمتی ہونا یا امام کے گلے میں بشکل ہار لٹکا دینا کیا اس کی حقیقت بدل دے گا۔اس کو از قسم معدنیات سے مکلّف انسان بنادے گا۔حاصل یہ ہے کہ یہ سب زید کی جہالات ہیں۔حکم شرعی وہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کا نماز جماعت میں لگا دینا حرمین اور غیر حرمین ہر مقام پر ناجائز و نادرست ہے۔اور مقتدی کی نماز کا مفسد ہے۔ مولی تعالی زید کو ہدایت فرمائے اور باطل کی حمایت سے حفاظت فرمائے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

(۴) زید کہتا ہے کہ بعض لاؤڈ اسپیکر اس قسم کے ہوتے ہیں جو بولنے والے کی بعینہ آواز (اصل آواز) کیش یعنی کھینچ کر دور تک پہنچاتے ہیں لہذا ایسے لاؤڈ اسپیکر سے اگر نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدیوں کی نماز بلا کراہت جائز و صحیح ہوگی کیونکہ مقتدی جو لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر رکوع و سجود کریں گے یہ آواز در حقیقت امام ہی کی آواز ہوگی، لہذا مقتدیوں نے امام کی بعینہ آواز پر اقتدا کی اس لیے نماز صحیح و درست ہوئی کہ لاؤڈ اسپیکر نے امام کی اصل آواز مقتدیوں تک پہنچائی ہے۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا قول شرعا صحیح ہے یا نہیں، کیا حکم شرعی ہے۔بینوا توجروا؟

جواب:- تقریروں میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے یہ ثابت ہوا کہ لاؤڈ اسپیکر سے قرع منتقل نہیں ہوتا جیسے گراموفون میں قرع اول کا انتقال نہیں ہوتا بلکہ اس سے آواز بازگشت پیدا ہوتی ہے اور برقی طاقت کی بنا پر اس کا احساس مشکل ہو جاتا ہے۔اور جب یہ حقیقت ہے تو اس میں بعینہ اصل آواز امام کا انتقال نہیں ہوا تو اب آواز اسی لاؤڈ اسپیکر کی ہوئی، اس لیے تو اس کی آواز سن کر ہر شخص یہی کہتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر بول

رہاہے، میں لاوڈا سپیکر کی آواز سن رہا ہوں، سنو لاوڈا سپیکر کی آواز آرہی ہے، تو آواز کی نسبت اسی آلہ کی طرف جاتی ہے۔ پھر جب یہ آواز اس آلہ ہی کی ہوئی تو یقیناً یہ آلہ غیر امام ہے اور غیر نمازی ہے۔ لہذا جب مقتدی نے اس آلہ کی آواز پر اقتدا کی تو اس نے غیر امام ہی کے قول پر تو عمل کیا اور غیر نماز کے واسطہ سے ارکان نماز ادا کئے اور یہ امور مفسد صلوۃ مقتدی ہیں۔ ردالمحتار میں ہے:

و کذا الاخذ ای اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیہ مفسد[1]

تواب قول زید کا غلط وباطل ہونا ظاہر ہو گیا اور مقتدی کی نماز کا غیر صحیح ونادرست ہونا ثابت ہو گیا۔

اور اگر فرض کر لیجئے کہ اس آلہ میں بعینہ اصل آواز امام ہی منتقل ہوتی ہے لیکن یہ بات تو ماننی پڑے گی کہ امام کی آواز ہوا میں متکیف ہو کر اس آلہ میں پہنچی اور اس آلہ نے اگلی ہوا میں نیا تموج پیدا کیا تو اگلی ہوا کے تموج کا سبب قریب یہ آلہ ہی تو قرار پایا، تواب اس آواز کی نسبت اس آلہ لاوڈا سپیکر کی طرف ضرور کی جائے گی، نیز امام کی آواز جہاں تک پہنچتی اس آلہ نے اس میں اتنا تصرف کیا کہ اب وہ آواز اس مقام پر بھی پہنچادی جہاں اصل آواز امام کسی طرح پہنچ نہیں سکتی تھی۔ تو اس لاوڈ اسپیکر کا اتنا تصرف تو نا قابل انکار ہے اور جب لاوڈا سپیکر کا یہ تصرف تسلیم ہے اور اس آواز کی نسبت لاوڈا سپیکر کی طرف صحیح ہے تو پھر وہی نتیجہ نکلا کہ مقتدی کے حق میں غیر امام کا تصرف اور آواز واسطہ بنی، تو مقتدی کی نماز کے فاسد ہو جانے کے لیے اسی قدر کافی ہے جیسا کہ عبارت ردالمحتار سے ثابت ہو چکا۔ لہذا زید کا قول ہر طرح غلط ثابت ہو گیا اور لاوڈا سپیکر کے ذریعہ مقتدی کی نماز کسی طرح صحیح ودرست ثابت نہ ہو سکی۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

(۵) جو لاوڈا سپیکر سے نماز پڑھائے اور جو پڑھوائیں اور پڑھیں وہ سب مجرم شرعی اور گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

---

[1] جلد دوم، ص:۳۸۱

جواب:- جب لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے اقتدا ہی صحیح نہیں اور مقتدی کی نماز ہی ادا نہیں ہوتی تو جو اس سے نماز پڑھائے اور جو پڑھوائیں اور جو پڑھیں وہ سب شرعاً مجرم و گنہگار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ المعتصم بذیل سید کل نبی مرسل
العبد محمد اجمل غفرلہ اللہ عزوجل
مفتی مدرسہ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل
۲۷ / ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۵ھ

دار الافتاء
۱۳۷۲ھ
۷۸۶
مدرسہ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

فتویٰ از حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی حافظ حاجی قاری شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی رضی اللہ عنہ

از دفتر انجمن اشاعت الحق بازار سدانند بنارس، مرسلہ حاجی عبد الغفور صاحب،
ہمارے سنی حنفی علماء کثرہم اللہ تعالیٰ وبقی ہم الی یوم الجزاء۔

مندرجہ ذیل سوال کا جواب از روئے شرع مطہرہ مدلل عنایت فرمائیں۔ وہ یہ کہ پیکر (لاؤڈ اسپیکر) پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز ہوتی ہے یا نہیں۔

زید کہتا ہے کہ پیکر (لاؤڈ اسپیکر) پر نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز نہیں ہوتی۔ بکر کہتا ہے کہ پیکر (لاؤڈ اسپیکر) پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز ہو جاتی ہے، یہ کہنا غلط ہے کہ نماز پیکر (لاؤڈ اسپیکر) پر نہیں ہوتی اس لیے کہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ وغیرہ میں پیکر (لاؤڈ اسپیکر) ہی پر نماز ہوتی ہے کیا وہاں علماء کرام نہیں ہیں ہم نے خود مکہ معظمہ، مدینہ منورہ میں پیکر (لاؤڈ اسپیکر) پر نماز پڑھی ہے اور لاکھوں مسلمان کو پیکر پر نماز پڑھتے دیکھا ہے جس میں علماء بھی نماز پڑھتے ہیں، تحقیق طلب یہ ہے کہ زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا۔ بینوا توجروا۔ سیف الرحمٰن

جواب:- اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔ فقیر کو جو کچھ تحقیق ہے وہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے جو مسموع ہوتی ہے وہ اصل متکلم کی صوت نہیں بلکہ صدا ہے اور حضرت سیدالمفتی الاعظم مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب دام ظلہم العالی نے بھی بمبئی میں بماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ اپنی تحقیق یہی بیان فرمائی اور اس وقت وہاں اور جو اکابر علمائے اہلسنت مثل حضرت مخدومی مولانا سید آل مصطفیٰ میاں صاحب مارہروی وحضرت معظمی مولانا السید محمد المحدث الاعظم کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ ومجاہد ملت مولانا محبوب علی خاں صاحب نصرہم المولیٰ تعالیٰ تشریف فرما تھے سب نے اس کی تصدیق فرمائی جس کی کھلی ہوئی روشن دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں سے اصل متکلم کی صوت بھی سنتا ہو اور لاؤڈ اسپیکر کے کسی ہارن کا منھ بھی اس کی طرف ہو تو وہ اصل متکلم کی صوت کو اور ہارن سے نکلی ہوئی صدا کو علاحدہ علاحدہ متمایز ومتغایر طور سنے گا جیسا کہ ہارن کا مشاہدہ ہے جب یہ صدا ہے تو صدا ہی کے سب احکام اس پر مرتب ہوں گے جس طرح صدا کی اقتدا بحکم شریعت مطہرہ صحیح نہیں اسی طرح لاؤڈ اسپیکر سے سنی ہوئی آواز کی اقتداء بھی شرعا باطل ہے نماز میں اس آلے کا استعمال شرعا حرام اور ناجائز اور موجب بطلان نماز مصلیان ہے نماز کے خطبے میں بلا ضرورت و بے حاجت ہونے کے سبب مکروہ تنزیہی وخلاف اولیٰ ہے۔ اور وعظ ومیلاد شریف کی محافل میں بلا تکلف جائز ہے۔ مکہ معظمہ ومدینہ منورہ میں آج کل ہماری شامت اعمال کے سبب حکومت نجدیہ کا تسلط ہے اس نے وہاں ظلماً جبراً جوراً جو حرام وناجائز امور مثل حرم مساجد مقدسہ مزارات مطہرہ ومحو مشاہد متبرکہ وغیرہا رائج کئے اور وہاں کے حقانی علمائے اہلسنت ازالۂ منکرات سے اپنی حد وسعت و استطاعت کے اندر دریغ نہیں کیا، بکر کیا ان تمام امور محرمہ شنیعہ قبیحہ کو بھی اپنی اسی بیہودہ دلیل ذلیل سے جائز وروا بتانے کے لیے تیار ہو جائے گا۔

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

جس کو اس مسئلے کی تفصیل دیکھنی ہو وہ فقیر کے رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی "القول الازھر فی الاقتداء بلاؤڈ اسپیکر" کا مطالعہ کرے۔

واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ ربہٗ تعالیٰ وحفظہٗ

۵/ماہ فاخر ربیع الاخر شریف ۱۳۷۹ھ جمعہ مبارکہ ۹/اکتوبر ۱۹۵۹ء

الجواب ھو الموافق الصواب۔

فقیر محمد مشاہد رضا خاں قادری رضوی حشمتی عفی عنہ

سنی حنفی قادری برکاتی رضوی لکھنوی

من دوست دامان احمد رضا

ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں

فتوی از حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد رفاقت حسین صاحب مفتیٔ کانپور مد ظلہ العالی

مسئلہ:- از پیلی بھیت محلہ منیر خاں مرسلہ حافظ محمد عمران مصطفوی غفرلہٗ

مورخہ ۱۹/ذی القعدہ ۱۳۷۵ھ جمعہ

کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین ومفتیان شرع متین دامت برکاتہم مسائل ہذا میں کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا جبکہ جائز نہیں تو جو امام لاؤڈ اسپیکر سے نماز پڑھائے اور جو پڑھیں یا پڑھوائیں وہ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

جواب:- امام اگر لاؤڈ اسپیکر کا پابند نہیں یعنی اپنی آواز اس تک پہنچانے میں فعل کثیر کا مرتکب نہیں تو جو لوگ امام کی آواز پر اقتداء کریں گے ان کی نماز ہو جائے گی اور جو مکبر الصوت کی صدا پر اقتداء کریں گے ان کی نماز نہ ہو گی، اس جرم میں پڑھنے والے، پڑھانے اور پڑھوانے والے سب ماخوذ ہوں گے۔

(۲) جمعہ ،الوداع یاعیدین میں صرف خطبہ لاؤڈ اسپیکر سے پڑھنااور نماز بغیر لاؤڈاسپیکر کے پڑھنا جائز ہے یانہیں؟

جواب:- ایسا کر سکتے ہیں۔

(۳) زید یہ کہتا ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں لاؤڈاسپیکر پر نماز ہوتی ہے وہاں کے علماء نیز ہندوستان سے جو علماء حج کرنے کو جاتے ہیں وہ وہاں پر لاؤڈاسپیکر سے نماز پڑھتے ہیں بلکہ بعض لوگ آپ کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ مولانا مولوی شاہ محمد رفاقت حسین صاحب دام فیوضہم النوری نے بھی مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ میں لاؤڈاسپیکر سے نماز پڑھی ہے اور یہاں لاؤڈاسپیکر سے نماز پڑھنے کو منع کرتے ہیں کیا وہاں پر جائز ہے، کیا حکم شرعی ہے۔؟

جواب:- ہاں وہاں لاؤڈاسپیکر پر اذان و نماز ہوتی ہے، یہ غلط ہے کہ جتنے علماء جاتے ہیں سب پڑھتے ہیں اور میرے متعلق تو کسی معاند نے کہامیں بحمدہ تبارک وتعالی وبعون حبیبہ علیہ الصلوۃ والسلام نماز پنجگانہ اپنی مستقل جماعت سے اداکی اور بحمدہ تعالی جمعہ بھی مستقل اداکرتارہا۔ حکومت سعودیہ کے سوال پر کہ تم لوگ ہماری اقتداء کیوں نہیں کرتے جواب دیا گیا کہ عملاواعتقادااختلاف کی وجہ سے اقتداء نہیں کرتے ،پھر سوال کیا عملا کیااختلاف ہے جواب دیا، آپ لوگ لاؤڈاسپیکر پر نماز پڑھتے ہیں ایسی صورت میں ہم احناف کے نزدیک اقتداء جائز نہیں، پھر اعتقاد اختلاف معلوم کیاجواب دیاکہ آپ کے عقائدابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد ہیں جو کفریہ ہیں اور ہم نے خود سنا کہ آپ کے امام صاحب قصیدہ بردہ شریف کو مشرک کہتا ہے ان کفریات کی موجودگی میں اقتداء صحیح نہیں۔ بحمدہ تعالی اس کے بعد بھی ہم لوگوں نے کبھی اس کی اقتداء نہیں کی۔ فقط

فقیر رفاقت حسین غفرلہٗ
احسن المدارس قدیم کانپور

مدرسہ احسن المدارس قدیم
نئی سڑک کانپور

فتویٰ از حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ غلام محمد صاحب مدظلہ العالی ناگپور

مسئلہ:- از پیلی بھیت فقیر محمد عمران قادری رضوی مصطفوی غفرلہ محلہ منیر خاں۔ یکم صفر المظفر ۱۳۸۰ھ سہ شنبہ ۲۶ر جولائی ۱۹۶۰ء

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین مفتیان شرع متین دامت برکاتہم القدسیہ مسائل ہذا میں کہ مجمع کثیر ہونے کے سبب سے جمعہ و عیدین کی نماز میں کہ اس خیال سے اگر لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھادی جائے کہ تمام مقتدیوں تک امام کی آواز پہنچ جائے اور اگر مکبرین کا انتظام کیا جاتا ہے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ کچھ مقتدی رکوع میں تو کچھ سجدے میں اور کچھ قیام میں تو کچھ رکوع میں کچھ سجدے میں تو کچھ قعدے میں ہوتے ہیں جس سے ارکان نماز صحیح طور پر ادا نہیں ہوتے ہیں۔ لہذا لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے اس کا سد باب ہو جاتا ہے اور ارکان نماز بھی صحیح طریقہ پر ادا ہوتے ہیں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوہاب:- جمعہ و عیدین میں مقتدیوں کی غلطی عموماً ان کی اور مکبرین کی بے توجہی اور مسائل سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ لاؤڈ اسپیکر پر بھی ان ہی غلطیوں کا امکان ہے تکبیرات عیدین میں مقتدی بجائے ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دینے کے رکوع بلکہ سجود سے فارغ ہو سکتے ہیں۔

(۲) زید کہتا ہے کہ دنیوی کاموں میں ہم لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کر کے اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں، مثلاً بیاہ شادی اور سیاسی جلسے وغیرہ تو کیوں نہیں اس سے دینی کاموں میں فائدہ حاصل کیا جائے، مثلاً نماز خطبہ اذان اور میلاد شریف وغیرہ اور آواز باز گشت سے اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز سے کوئی نسبت نہیں کیونکہ آواز باز گشت سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے اور لاؤڈ اسپیکر سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ لہذا زید کے اس قول کا کیا جواب ہے؟

جواب:- دنیوی کاموں میں جب لاؤڈ اسپیکر سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے تو بے شک دینی امور میں بھی فائدہ اٹھایا جائے گا مگر وہیں تک جہاں تک کہ شرع شریف

اجازت دیتی ہے، اذان و خطبہ و میلاد شریف اعلان و تبلیغ کی صورتیں ہیں بالفاظ دیگر یہ توجہ الی الخلق ہے لہذا اس میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ اس میں دینی فوائد کا قوی و دو چند ہو جانا ممکن ہے مگر نماز کے لیے اجازت نہیں دی جاسکتی کہ یہ خاص توجہ الی اللہ تعالی ہے۔ خود شرع شریف نے نماز میں توجہ الی اللہ کا بہت زیادہ لحاظ رکھا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کی چیں چیں، بھوں، بھوں کبھی آواز کا تیز کبھی باریک ہو جانا کبھی سمع خراش و دل آزار گھڑ گھڑاہٹ کبھی بند ہو جانا کثیر الوقوع ہے جو توجہ الی اللہ سے سخت مانع ہے جس سے شرع شریف نے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے نہ کہ الٹا سامان مہیا کرلیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت سیدنا جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا فاخبرنی عن الاحسان یعنی یارسول اللہ ارشاد فرمایئے کہ احسان کیا ہے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ان تعبداللّٰہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك" مطلب یہ کہ احسان خدائے قدوس کی اس طرح عبادت کرنا ہے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ حال پیدا نہ ہو تو یہ حالت ہو کہ تو تصور کرے کہ اللہ تعالی تجھے دیکھ رہا ہے۔ خدائے قدوس کو دیکھنے کے حال میں جو ہیبت و تعظیم و اجلال و خشوع و خضوع و حیاء و شوق و محبت و انجذاب ہو سکتا ہے وہ تو ظاہر ہے اور یہ مقام اعلی ہے اس سے کم تر مقام فانہ یراك میں جو عام نمازیوں کا حال ہونا چاہیے اس کے متعلق اسی حدیث شریف کی شرح میں حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی "اشعۃ اللمعات شریف" میں فرماتے ہیں:

"دریں صورت نیز خوف و خشیت واحتیاط در حرکات و سکنات و ضبط و رعایت افعال و احوال و ادب و طمانیت و عدم التفات بہ یمین و شمال لازم حال خواہد بود چنانکہ در حضرت بادشاہی کہ حافظ و رقیب و مشاہد احوال اوست استادہ باشد مجال بے قیدی و ترک ادب بروے تنگ گردد"

اسی میں آگے ارشاد فرمایا:

"و در نماز افضل عبادات و اکمل قربات ست محاذاتی معنوی بقدس ذات الہی تعالی

شانہ است کہ باطن بنورانیت آں منور می گردد کہ کیفیت آں جز بذوق نتواں یافت رزقنا اللہ تعالیٰ"

ملاحظہ فرمائیں کہ نماز میں بندوں سے کن حالات کا مطالبہ ہے اسی خشوع وخضوع اور شوق و محبت کی رعایت کا نماز میں لحاظ تھا جو رسولنا الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذاوضع عشاء احدکم واقیمت الصلوۃ فابدو بالعشاء ولایعجل حتی یفرغ منہ (بخاری ومسلم از مشکوۃ۔ ص:۹۵)

یعنی جب تم میں سے کسی کا کھانا تیار رکھا ہو اور نماز کے لیے اقامت کہدی جائے تو پہلے ابتداء کھانے سے کرو اور نماز کے لئے عجلت نہ کرو یہاں تک کہ تم کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔

حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"تا باعث بر شغل باطن نہ گردد" (اشعۃ اللمعات جلد اول ص:۴۶۱)

دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہوا:

لاصلوۃ بحضرۃ طعام ولاوھویدافعہ الاخبثان

(مسلم از مشکوۃ۔ ص:۹۶)

یعنی جب کھانا سامنے ہو یا اسے بول و براز کی حاجت ہو تو اس وقت نماز نہ پڑھی جائے۔ درمختار میں ارشاد فرمایا:

وعندمدافعۃ الاخبثین اواحدھما اولریح ووقت حضور طعام تاقت نفسہ الیہ و کذا کل مایشغل بالہ عن افعالھا ویخل بخشوعھا

یعنی بول و براز یا ان دونوں میں سے ایک یا ریح کے غلبہ کے وقت اور جب کہ کھانا موجود ہو اور نفس کو کھانے کا اشتیاق ہو تو نماز مکروہ ہے اور ہر اس چیز کے وقت جو اس کے دل کو افعال نماز سے ہٹائے اور اس کے خشوع میں خلل انداز ہو۔ ملاحظہ فرمائیں

کہ قلب کو خشوع و خضوع کے لیے فارغ رکھنے اور توجہ الی اللہ تعالی کا شریعت مطہرہ نے کتنا لحاظ فرمایا ہے کیا اس کے بعد بھی لاوڈ اسپیکر پر نماز کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

کتبــــــــــــہ

غلام محمد خاں غفر لہ مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

الاجوبة صحیحة۔

محمد عبد الرشید غفر لہ مفتی جامعہ عربیہ ناگپور

جوابات صحیح ہیں۔

سبطین رضا غفر لہ

قداصاب من اجاب۔

سید محبوب اشرف مدرس جامعہ عربیہ ناگپور

المجیب مصیب۔

العبد الضعیف العلیل محمد عبد الجلیل النعیمی البہاری مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور۔ مورخہ ۳۰/ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ

الاجوبة صحیحة۔

محمد اعظم غفر لہ صدر مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

الجواب صواب۔

فقیر عبد الحفیظ غفر لہ مدرس جامعہ عربیہ ناگپور

☆☆☆